ماہنامہ
دخترانِ اسلام
لاہور
جنوری 2020ء

اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

woice
Women's Ownership,
Intellectual Collaboration
& Empowerment

الہدایۃ
Let's Explore the Understanding of The Qur'an

منہاج القرآن ویمن لیگ
کے 31 سال
جہدِ مسلسل کی عظیم مثال

eagers
Envisioning a Generation Enriched & Self-Reliant

مصطفوی
MSM SISTERS

منہاج القرآن اصلاحِ احوالِ امت
کی عالمگیر تحریک

عورت کی عظمت کی بحالی
میں ویمن لیگ کا کردار

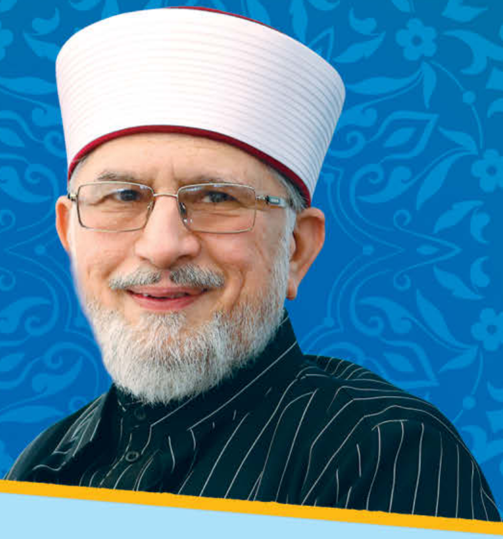

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری (بانی و سرپرست اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ’’تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں کی رہنمائی کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو‘‘ اس حکم الٰہی کی روشنی میں تحریک منہاج القرآن کے نام سے اصلاح احوال، احیائے اسلام، اقامت دین اور امت مسلمہ کے احیاء و اتحاد کیلئے قرآن وسنت کی عظیم فکر پر ایک پر امن عالمگیر جدوجہد کا آغاز کیا گیا۔ تحریک منہاج القرآن کے دعوتی تربیتی نظام میں ربط عبدیت، ربط رسالت، رجوع الی القرآن، فروغ تعلیم وحکمت، قیامِ مواخات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ مجھے اس بات پر دلی خوشی اور اطمینان ہے کہ منہاج القرآن ویمن لیگ تحریک منہاج القرآن کا ایک ایسا فورم ہے جس نے مشن کے جملہ اہداف کے حصول کے لیے بیک وقت قابل قدر اور قابل تقلید پیشرفت جاری رکھی ہوئی ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیوں نے خواتین سمیت ہر عمر کی بچیوں کے لیے الگ الگ تعلیم و تربیت کا ایک جامع نظام اور نصاب وضع کیا ہے جس سے ہزاروں، لاکھوں خاندان مستفید ہو رہے ہیں۔ قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کے حوالے سے منہاج القرآن ویمن لیگ کی سکالرز عظیم خدمت انجام دے رہی ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری بیٹیوں کی اس عظیم خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ میں 31 ویں یوم تاسیس پر منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام ذمہ داران، وابستگان کو مبارکباد دیتا ہوں۔

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری (چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل)

5 جنوری 1988ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی، جس کا مقصد تعلق باللہ، ربط رسالت ﷺ اور رجوع الی القرآن کے ذریعے مسلم خواتین کی فکری، روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت کرنا ہے، الحمدللہ مذکورہ عظیم مقاصد کے حصول کے لیے تحریک منہاج القرآن کے شعبہ خواتین نے مختصر ترین عرصہ میں شاندار دینی، قومی، ملی خدمات انجام دی ہیں، آج منہاج القرآن ویمن لیگ کی عہدیداران، ذمہ داران شرق وغرب میں ربط رسالت ﷺ اور رجوع الی القرآن کے آفاقی پیغام کو پہنچا رہی ہیں، آج اگر اللہ رب العزت کے فضل وکرم اور آقا ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے تحریک منہاج القرآن دنیا کے 90 سے زائد ملکوں میں اپنا تنظیمی نیٹ ورک قائم کیے ہوئے ہے تو اس میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی شبانہ روز محنت بھی شامل ہے۔ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر ویمن لیگ کی سب رفقاء وکارکنان کو صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ہماری ویمن لیگ کی بہنیں اور بیٹیاں اسلام کے حقیقی، علمی، روحانی، تربیتی، اصلاحی پیغام کو اسی طاقت وتوانائی اور آب وتاب کے ساتھ فروغ دیتی رہیں۔ (آمین)

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (صدر منہاج القرآن)

منہاج القرآن ویمن لیگ نے قوم کی بیٹیوں میں علم سے محبت، طہارت و پاکیزگی کے شعور کی بیداری، رجوع القرآن اور ربط رسالت کے لیے اب تک جو خدمات انجام دی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ میں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ ''ویمن امپاورمنٹ'' اور کردار سازی کے حوالے سے منہاج القرآن ویمن لیگ نے جو خدمت انجام دی ہے خواتین سے متعلق کام کرنے والی کسی اور سرکاری، غیر سرکاری تنظیم نے انجام نہیں دی۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے خواتین میں حصول تعلیم کی جو جوت جگائی ہے یہ ملک وملت کی ایک عظیم خدمت ہے۔ منہاج ویمن لیگ کا 31 سال کا سفر ہر اعتبار سے مثالی اور قابل تقلید ہے۔ میں صدق دل سے انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

Dr. Ghazala Hassan Qadri

My warmest congratulations to everyone on the auspicious occasion of the 31st Foundation Day of Minhaj-ul-Quran Women League. Inspired by the vision of Shaykh-ul-Islam Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri, these wonderful sisters have been playing a leading role in working towards female empowerment. The Minhaj Women League sisters have been working tirelessly, in disseminating knowledge and practical skills to thousands of women, both nationally and internationally. I wish all of the sisters throughout the world the very best, and pray to Allah Almighty that He accepts their hard endeavours.

Mrs. Fizzah Hussain Qadri

On the occasion of 31st Foundation Day celebration of Minhaj-ul-Quran Women League, I would congratulate the official designates, department heads and all the members of Women League for their hardwork and consistency which enabled them to achieve great successes in this wonderful journey.

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 27 شمارہ: 1 / جمادی الاول ۱۴۴۱ھ / جنوری 2020ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹر
نازیہ عبدالستار

مجلس مشاورت

نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ سہیل، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز، مسز حلیمہ سعدیہ
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رافعہ علی
ڈاکٹر زیب النساء سرویا، ڈاکٹر نورین روبی

رائٹرز فورم

آسیہ سیف، ہادیہ خان، جویریہ سحرش
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سمیعہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم
گرافکس: عبدالسلام —— فوٹوگرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ

(منہاج القرآن ویمن لیگ کا 31 واں یوم تاسیس) 9

فرمانِ الٰہی

اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار	مرتبہ: نازیہ عبدالستار	10
تحریک منہاج القرآن نے خواتین کو مقصدِ حیات سے آشنا کیا	خصوصی رپورٹ	15
منہاج القرآن اصلاحِ احوالِ امت کی عالمگیر تحریک	راضیہ نوید	18
عورت کی عظمت کی بحالی میں ویمن لیگ کا کردار	ام حبیبہ اسماعیل	21
منہاج القرآن ویمن لیگ کی پُرعزم خواتین	ڈاکٹر فرخ سہیل	24
سیاسی، سماجی خواتین رہنماؤں کے پیغامات	رپورٹ	26
دین وملت کی سربلندی میں خواتین کا کردار	عابدہ قاسم	29
دعوت وتبلیغ میں خواتین کا کردار	سعدیہ کریم	34
خدمتِ دین اور تنظیمی استحکام	ہاجرہ قطب اعوان	37
بچہ والدین کے پاس اللہ کی امانت ہے	ام کلثوم قمر	39
3 ہزار محافلِ میلاد النبیؐ کے انعقاد کا ریکارڈ	رپورٹ: انیلا الیاس	41

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر   مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر / چیک / ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت فی شارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: www.minhaj.info   E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط كُلٌّ فِیْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ. وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْآ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ.

(ھود، ۱۱: ۶، ۷)

’’اور زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا (جاندار) نہیں ہے مگر (یہ کہ) اس کا رزق اللہ (کے ذمۂ کرم) پر ہے اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ کو اور اس کے امانت رکھے جانے کی جگہ کو (بھی) جانتا ہے، ہر بات کتابِ روشن (لوحِ محفوظ) میں (درج) ہے۔ اور وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین (کی بالائی و زیریں کائناتوں) کو چھ روز (یعنی تخلیق و ارتقاء کے چھ ادوار و مراحل) میں پیدا فرمایا اور (تخلیقِ اَرضی سے قبل) اس کا تختِ اقتدار پانی پر تھا (اور اس نے اس سے زندگی کے تمام آثار کو اور تمہیں پیدا کیا) تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہتر ہے؟ اور اگر آپ یہ فرمائیں کہ تم لوگ مرنے کے بعد (زندہ کرکے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر یقیناً (یہ) کہیں گے کہ یہ تو صریح جادو کے سوا کچھ (اور) نہیں ہے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

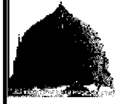

فرمان نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْلَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَمِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے گا اور ایسے لوگ لے آئے گا جو گناہ بھی کریں گے اور معافی بھی مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو‘‘۔

(المنهاج السوی، ص۲۰۷، ۲۱۷)

اپنی غلطی کا اعتراف کرلینا ایک بہترین خصوصیت ہے

خواب

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی درج کا دُرِ مکنوں

(کلیاتِ اقبال، ضربِ کلیم، ص:۶۶۴)

تعبیر

میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوۂ حسنہ پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا کرنے والے پیغمبرِ اسلام نے ہمارے لیے بنایا ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔

(شاہی دربار، سبی بلوچستان، 14 فروری 1947ء)

تکمیل

جب بندہ اللہ سے مانگتا ہے اور یہ امید کرتا ہے کہ مانگنا میرا کام تھا، دنیا اس کا کام ہے، وہ جب چاہے دے جب نفس میں یہ صبر اور استقلال آجائے، قلب اضطراب سے باہر نکل جائے اور استقامت آجائے تو تب عطا کی ہوائیں چلتی ہیں۔ عبدیت سوال کرنے، عاجزی و انکساری کرنے، دست سوال دراز کرنے اور تذلل کا نام ہے اس لیے اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ بندے! بندہ بن خدا نہ بن۔ یعنی اللہ کو اپنی Dictation نہ دے اپنی خواہش اللہ کو Dictate نہ کرا کہ میں نے مانگا ہے، مجھے فوراً عطا کردے۔ نہیں، مانگنا تیرا حق تھا اور وہ مالک ہے جب چاہے دے، یہ اس کی شان ہے جب بندہ وقت مقرر کرتا ہے کہ اتنے عرصے میں مل جائے گویا وہ اللہ کی ذات پر اپنا حکم چلانا چاہتا ہے اس طرزِ عمل سے رشتہ بندگی ٹوٹ جاتا ہے۔

(محبت اولیاء اتباع اور استقامت سے مشروط ہے، دسمبر 2019ء)

فرح ناز (مرکزی صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)

حمد وثنا اور شیخ الاسلام کی بارگاہ میں سلام عقیدت کے بعد!

بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داریوں کا مقصد اللہ کی سرزمین میں نیکیوں کو قائم کرنا اور بھلائی کے کاموں کو فروغ دینا ہے اور ان برائیوں کو ختم کرنا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ناپسند ہیں۔ خدمت دین کے ایک داعی کے طور پر حلف ذمہ داری اٹھانے کے بعد ہمارا مقصد ہماری ذاتی فتح و کامیابی اور حصول باج وخراج نہیں ہونا چاہئے۔ حقیقی معنوں میں خدمت دین کی اصل روح کے ساتھ انجام دہی کم ہی لوگوں کو میسر آتی ہے۔

یادرکھیں! بھلائی کے فروغ، برائی کی روک تھام، اشاعت دین اور ترویج خیر کے لیے کئے جانے والے کاموں میں شیطانی حملے ہمہ وقت ہمیں راہ راست سے بھٹکانے پر مصروف ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں خدمت دین میں بھلائی کی بجائے ذاتی طمع، فتنہ وشر جیسی کیفیات بندے کو گھیر لیتی ہیں۔

ہمیں لوگوں کے ایمان وضمیر بیدار کرنے کی بجائے ان کو اپنی تعریف وتوصیف اور تحائف وبخشش کے لیے نہیں خریدنا۔ انقلاب کا راستہ نسبت سے مضبوط ہے انقلاب ہمیشہ محنت ہی کے ذریعے رونما ہوا کرتا ہے جو لوگ اپنا کوئی اصول، کوئی مقصد حیات، کوئی نصب العین نہ رکھتے ہوں، جو کسی بلند مقصد کے لیے کوئی قربانی دینے کا حوالہ نہ دکھتے ہوں، جو خطرات اور مشکلات کے مقابلے کی ہمت نہ رکھتے ہوں، جو تکالیف کو خاموشی سے سہنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں جو ہر سانحے میں ڈھل جانے اور ہر دباؤ سے دب جانے والے ہوں، جو خطرات اور مشکلات کے مقابلے کی ہمت نہ رکھتے ہوں، جن کو دنیا میں محض آسائش اور سہولت اور آرام ہی مطلوب ہوا یسے لوگ جوہر اور نگینہ نہیں بنا کرتے ایسے لوگوں کا کوئی قابل ذکر کارنامہ تاریخ انسانی میں نہیں پایا جاتا۔ تاریخ رقم کرنا صرف محنتی اور بہادر لوگوں کا کام ہے۔ انہوں نے ہی ہمیشہ اپنی محنت اور قربانیوں سے زندگی کے دریا کا رخ پھیرا ہے۔ دنیا کے خیالات بدلے ہیں، مناہج عمل میں انقلاب برپا کیا ہے اور زمانے کے رنگ میں رنگ جانے کی بجائے زمانے کو خود اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے۔ ڈھل جانے کی بجائے ڈھال دینے کا کام کیا۔ فیشن کی زد میں آنے کی بجائے خود ٹرینڈ سیٹ کر دینے کا کام کیا۔ مڑ جانے کی بجائے موڑ دینے کا کام کیا۔

لہٰذا اپنی انتھک محنتوں سے قوی بنیئے! متاثر نہیں موثر بنئے! کیونکہ تحریک اور مشن کی بنیادی اقدار اور بنیادی فکر سے ناآشنا خواتین حالات کے سامنے بہت آسانی سے ہتھیار ڈال دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ویمن لیگ کی ہر کارکن کو خدمت دین پر استقامت نصیب کرے۔ (آمین)

بلند ہمت پرعزم خواتین یوم تاسیس پر مبارکباد کی مستحق ہیں

سدرہ کرامت (ناظمہ ویمن لیگ)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی جدوجہداور خدمات کے 31 سالہ دور کی تکمیل پر دنیا بھر کی تمام ویمن لیگ کی بلند ہمت، پرعزم، باکرداراور بے لوث بہنوں کوخراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ وہ سفر جو جنوری 1988ء کوشروع ہوا وہ نہایت کامیابی سے تاحال جاری وساری ہے۔منہاج القرآن ویمن لیگ کی ہر ذمہ دار کارکن ویمن لیگ کے شاندار کردار کی مساوی طور پر حصہ دار ہے۔آج منہاج القرآن ویمن لیگ جس مقام پر کھڑی ہے اس میں فیلڈ سے تمام تنظیمات اورمرکز کی ذمہ داران کا مساوی حصہ، خدمات اور قربانیاں ہیں۔تحریکوں کی زندگی میں بلاشبہ ایسے حقائق انقلاب اور معاشرتی تبدیلی کا عندیہ دیتے ہیں۔منہاج القرآن ویمن لیگ کی تمام تنظیمات صدہا مبارکباد کی مستحق ہیں کہ جنہوں نے شب وروز محنت اور جہد مسلسل سے منہاج القرآن ویمن لیگ کوایک پودے سے تناور درخت بنانے میں کلیدی کردارادا کیا۔

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان (نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل)

منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیاں تحریک کا 31 واں یوم تاسیس منا رہی ہیں، اس تاریخی موقع پر میں انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کردار سازی اور اصلاح احوال کے ضمن میں زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں منہاج القرآن ویمن لیگ نے نمایاں کارنامے سرانجام نہ دیئے ہوں۔ ''ایگرز'' کے نام سے بچوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی کا مرحلہ ہو یا ''وائس'' کے عنوان سے ویمن امپاورمنٹ کا متوازن تصور ہر جگہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی عہدیداروں نے کامیابی کے جھنڈے گاڑے، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دعوت و تبلیغِ دین، اصلاحِ احوالِ امت، تجدید و احیائے اسلام، ترویج و اقامتِ دین کے جن عظیم مقاصد کے لیے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تھی ان مقاصد کے حصول کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ نے ایمانی جذبہ سے سرشار ہو کر انتہائی پرخلوص محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی محنت قبول کرے۔ (آمین)

خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل)

منہاج القرآن ویمن لیگ کا 31 سال کا یہ سفرِ عزم و ہمت، جرأت و بہادری اور جہدِ مسلسل کا ایک قابل فخر باب ہے، استحصالی نظام کے خلاف بیداری شعور کی عملی کوششیں ہوں یا قوم کی بیٹیوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے کا عظیم مشن، الہدایہ کے پلیٹ فارم سے تزکیہ نفس کی عالمگیر اصلاحی، فکری اور تربیتی ورکشاپس ہوں یا عشق مصطفی ﷺ کے فروغ کے لیے ملک گیر سیرت النبی ﷺ کانفرنسز، ہر موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کی بہنوں اور بیٹیوں نے مثالی نتائج دیئے، منہاج القرآن ویمن لیگ کی عہدیداران خیبر تا کراچی سفر کرتی ہیں اور اسلام کے امن، محبت، علم اور عمل والے پیغام کو گھر گھر پہنچاتی ہیں۔ الحمدللہ پاکستان کے اندر اور پاکستان کے باہر خواتین کا کوئی شعبہ مقصد کی خالصیت کے ساتھ اتنا منظم اور متحرک نہیں ہے جتنا تحریک منہاج القرآن کا شعبہ خواتین ہے۔ میں باردیگر منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ رفقاء و کارکنان کو ان کے یوم تاسیس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ اسی جوش و جذبے کے ساتھ خدمت دین و خدمت انسانیت کا فریضہ انجام دیتی رہیں۔

نوراللہ صدیقی (مرکزی سیکرٹری اطلاعات)

ویمن امپاورمنٹ کے نام پر کچھ اندرونی اور بیرونی عناصر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بنتِ حوا کے وقار اور اس ضمن میں اسلام کی مسلمہ اقدار کو نقصان پہنچانے کے لیے نت نئے حربوں کے ساتھ سیاسی، صحافتی منظرنامے پر ظاہر ہوتے اور اسلامی اقدار و روایات کو ملیامیٹ کرنے کی ناکام کوششیں کرتے رہتے ہیں، یہ عناصر کبھی عصمت مآب خواتین کے پردے پر انگلی اٹھاتے ہیں اور کبھی مساوی حقوق کی آڑ میں انہیں موضوع بحث اور متنازعہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر منہاج القرآن ویمن لیگ کی عصمت مآب، تعلیم یافتہ، باشعور بہنیں ہر نوع کی نظریاتی اور فکری گراوٹ کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑی ہوتی ہیں اور قدم قدم پر قوم کی بیٹیوں کو اسلام کی متوازن تعلیمات کے مطابق راہنمائی مہیا کر رہی ہیں۔ علم، امن اور خدمت دین کے جذبے سے سرشار یہ کارواں دن بدن وسعت پذیر ہو رہا ہے۔ میں 31 ویں یوم تاسیس پر منہاج القرآن کی باوقار بہنوں کو صدق دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

اداریہ

منہاج القرآن ویمن لیگ کا 31 واں یوم تاسیس

منہاج القرآن ویمن لیگ اپنا 31واں یوم تاسیس منارہی ہے، منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد 5 جنوری 1988ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے محترمہ بیگم رفعت جبیں کی سرپرستی میں رکھی جس کا مقصد تعلق باللہ، ربط رسالت ﷺ، رجوع الی القرآن کے ذریعے مسلم خواتین کی فکری، روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت کے ساتھ ساتھ ویمن امپاورمنٹ کے لیے عالمگیر کردار ادا کرنا تھا، مسلم خواتین کی نمائندہ تنظیم کے طور پر منہاج القرآن ویمن لیگ نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اور بلامبالغہ منہاج القرآن ویمن لیگ عالم اسلام کی ایک منظّم و مربوط تنظیم ہے جو تحریک منہاج القرآن کے ایک ذیلی فورم کے طور پر اپنا اصلاحی، تعلیمی، تربیتی کردار ادا کررہی ہے، منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے اصلاحی کردار کی ابتداء حلقہ عرفان القرآن سے کی، ملک بھر میں قرآنی تعلیم و تربیت کیلئے معلمات تیار کی گئیں جنہوں نے طے شدہ نصاب کے ذریعے خواتین کو قرآن مجید کے معانی و معارف سے آگاہی کے لیے ملک گیر تربیتی لیکچرز منعقد کیے اور خواتین میں قرآنی علوم کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے قائد تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے زیرسایہ اپنے قیام کے 31 سالوں میں انسانیت کو درپیش مسائل کے حل کیلئے اسلامی فکر کی روشنی میں اجتہادی کاوشوں میں شریک رہی اور دنیا بھر میں دروس قرآن کے ذریعے رجوع الی القرآن کے پیغام کو پھیلایا، قرآنی فلسفہ پر مبنی انقلابی جدوجہد اور نشاۃ ثانیہ کے لیے ٹھوس نظریاتی، فکری بنیادیں مہیا کیں، منہاج القرآن ویمن لیگ نے منہاج القرآن کے دعوتی، تعلیمی اور تربیتی پروگرام کو آگے بڑھانے کے لیے بے مثال دینی خدمت انجام دی، محافل میلاد کے کلچر کو فروغ دینا ہو یا حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اعتکاف کا اہتمام ہو ہر جگہ ویمن لیگ نمایاں نظر آتی ہے، منہاج القرآن ویمن لیگ کے کردار کی وجہ سے خواتین کی دینی، تربیتی پروگراموں اور محافل میں شرکت میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے جو اصلاح احوال کے ضمن میں ایک حوصلہ افزا خدمت ہے۔

تحریک منہاج القرآن الحمداللہ دنیا کی وہ واحد اصلاحی، تربیتی، دینی تحریک ہے جس کا دائرہ کار محض نماز، روزہ اور عبادات تک محدود نہیں بلکہ تعلیم و تحقیق اور خدمت خلق کے شعبہ جات میں بھی منہاج القرآن ایک مسلمہ عالمی شناخت رکھتی ہے، علم و تحقیق اور خدمت خلق کے شعبہ جات میں بھی منہاج القرآن ویمن لیگ پیش پیش ہے، ایگرز کے نام سے بچوں کی تربیت کی قومی، دینی خدمت ہو یا وائس کے پلیٹ فارم سے ویمن امپاورمنٹ کے اہداف، منہاج القرآن ویمن لیگ اپنا قابل تقلید سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی طرف سے خواتین کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کیلئے بھی متعدد بے مثال ادارے قائم کیے گئے ہیں جن میں منہاج گرلز کالج اور کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز قابل ذکر ہیں۔ منہاج القرآن کے دعوتی، تعلیمی اور تربیتی پروگرامز کے تحت منہاج القرآن ویمن لیگ نے منہاج گرلز کالج کے پلیٹ فارم سے ای لرننگ پروگرام بھی شروع کررکھا ہے، اس پروگرام کے تحت امریکا، برطانیہ، یورپ، کینیڈا کے مسلم خاندانوں کے بچوں اور بچیوں کو کوالیفائیڈ خواتین سکالرز کے ذریعے آن لائن قرآن و سنت کی تعلیم مہیا بھی کی جاتی ہے، منہاج القرآن ویمن لیگ محض خوش کن نعروں کے ساتھ قومی و ملکی منظرنامے پر موجود نہیں بلکہ یہ ایک ایسا فورم ہے جو عمل پر یقین رکھتا ہے۔ حال ہی میں میلاد النبی ﷺ کے مقدس مہینے میں منہاج القرآن ویمن لیگ نے ملک بھر میں 3 ہزار سیرت النبی ﷺ کانفرنسز منعقد کر کے سیرت النبی ﷺ کے فروغ کے ضمن میں ایک قابل فخر روایت قائم کی ہے، سیرت النبی ﷺ کی ان کانفرنسز میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ 31ویں یوم تاسیس کے موقع پر منہاج القرآن کی مرکزی قیادت نے اپنے پیغامات کے ذریعے منہاج القرآن ویمن لیگ کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے جو خواتین کے لیے حوصلہ کا باعث ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت منہاج القرآن ویمن لیگ سے وابستہ خواتین کو خدمتِ دین کے حوالے سے اور زیادہ جرأت اور توانائی دے۔

فکرِ شیخ الاسلام

اسلامی معاشرہ میں خواتین کا کردار

جس طرح مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں اسی طرح عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں

نظامِ معاشرت کی بہتری اسی میں ہے کہ ہر شخص اپنے حقوق و فرائض حسنِ سلوک سے ادا کرے

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ.

’’اور دستور کے مطابق عورتوں کے بھی مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر‘‘۔ (التوبہ، ۲: ۲۲۸)

اس آیت کریمہ نے اسلامی معاشرے کے کردار کا متعین کردیا ہے۔ کردار دو چیزوں سے عبارت ہوتا ہے، حقوق کیا اور فرائض کیا ہیں؟ دونوں کو اگر واضح طور پر متعین کرلیا جائے تو کردار سامنے آجاتا ہے۔

گویا حقوق و فرائض کا فلسفہ سمجھے بغیر نہ مرد کے کردار کو متین کرسکتے ہیں، نہ عورت کے کردار کو۔ حقوق و فرائض کے درمیان اسلام نے ایک نسبت قائم کی ہے۔ اسلام نے سوسائٹی میں دو افراد کو آپس میں ایک رشتے میں منسلک کرنے کے بعد اُن کے حقوق و فرائض کو ایک دوسرے سے ایسے پیوست کردیا ہے کہ ایک کا حق دوسرے کا فرض بنا دیا ہے۔

مثلاً والدین کا حق ہے کہ اُن کی عزت کی جائے، اُن کا حکم مانا جائے، اُن کی تعظیم کی جائے اور یہ اولاد کا فرض ہے۔ اور اولاد کا حق ہے کہ اُن کی اچھی پرورش کی جائے، دیکھ بھال کی جائے اور جو اولاد کا حق ہے یہی والدین کا فرض ہے۔ حکمران کا حق ہے کہ نیک کاموں میں اُس کا حکم مانا جائے اور محکوم کا فرض ہے کہ اُس کے حکم کی اطاعت کرے۔ اب محکوم کا حق ہے کہ اُس کی ضروریات کی کفالت کی جائے، شوہر کا حق ہے کہ جائز امور میں اُس کے حکم کی تعمیل کی جائے اور اُس کے حقوق کی حفاظت کی جائے۔ اُس کی امانتوں کی حفاظت کی جائے، یہ شوہر کا حق ہے اور بیوی کا فرض ہے۔ بیوی کا حق ہے کہ اُس کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جائے۔

نظامِ معاشرت کی صالحیت، بہتری اور اِس کی کامیابی و کامرانی اِس بات پر منحصر ہے کہ ہر شخص اپنا فرض ادا کرتا ہوا نظر آئے اِس شان سے کہ وہ فرض ادا کرے اور دوسرے کا حق خود بخود ادا ہو جائے۔

اشتراکی اور سرمایادارانہ معاشروں کا فرق یہ ہے کہ وہاں تمام طبقات اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اِس کے برعکس اسلام کا نقطہ نظر حقوق کا مطالبہ کرنا نہیں ہے بلکہ دوسرے کا حق ادا کرنا ہے۔ اسلام یہ صورتحال گوارا ہی نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنا حق مانگے۔ پورا قرآن کسی مقام پر غریب سے یہ نہیں کہتا کہ تو اپنا حق مانگ، بلکہ ہر جگہ امیر سے کہتا ہے کہ وہ غریب کا حق دے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ، (الاسراء، ۱۷: ۲۶) رشتہ دار غریب ہے تو اُس کا حق دے، مسافر ہے تو اُس کا حق دے، مسکین ہے تو اُس کا حق دے۔ حضور علیہ السلام کے عطا کردہ دین اور بنی اسرائیل کے ہاں سنتِ انبیاء میں فرق یہ تھا کہ پہلے انبیاء حق دینے کے لیے بلاتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب حضرت شعیب

علیہ السلام کی بیٹوں کو پانی بھر کر دیا اُنھوں نے جا کر اپنے والد گرامی حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ فلاں شخص نے بھیڑ دیکھ کر ہم پر مہربانی کی اور ہمارے جانوروں کے لیے پانی بھر دیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بیٹی کو بھیجا، اُنھوں نے جا کر کہا اے حضرت موسیٰ! آیئے، ہمارے والد آپ کو بلاتے ہیں۔

اَجۡرَ مَا سَقَیۡتَ لَنَا ، (القصص، ۲۸:۲۵) جو آپ نے پانی ہمارے لیے بھرا اُس کا اجر آپ کو دیں تو حضرت شعیب علیہ السلام کی سنت یہ ہے کہ جس کا حق ہے اُسے بلا کر دیا جائے تا کہ اُسے مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ لیکن سنتِ مصطفویؐ یہ ہے کہ جس کا حق ہے اُسے بلا کر نہ دیا جائے بلکہ اُس کے ہاں جا کر دیا جائے، حضور علیہ السلام نے فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُس کی مزدوری دے دو۔ یہ نہیں کہ وہ مانگے۔ گویا حقوق کے مطالبے کی صورت حال جو سوسائٹی میں پیدا ہوتی ہے وہ اسلامک سوسائٹی نہیں کہلاتی۔

تین الفاظ بیان ہوتے ہیں انصاف، عدل اور احسان۔ انصاف یہ ہے کہ دو کو برابر دیا جائے۔ یعنی اگر ۱۰۰ روپے ہیں اور اُن میں سے کسی کو ۷۵ کی ضرورت ہے، دوسرے کو اپنی ضروریات کے حوالے سے ۲۵ درکار ہیں تو انصاف یہ ہے کہ ۷۵ اور ۲۵ نہ دیئے جائیں بلکہ دونوں کو پچاس پچاس دیا جائے، اسے انصاف کہتے ہیں۔

یہ تصور مغرب کی سوسائٹی نے دیا ہے۔ اسلام انصاف کی بجائے عدل پہ یقین کرتا ہے۔ عدل یہ ہے ہر کسی کو اتنا دیا جائے کہ اُس کی ضرورتوں کی کفالت ہو جائے۔ مثلاً جسے ۷۵ درکار ہیں اُسے ۷۵ دیئے جائیں، جسے ۲۵ درکار ہیں اُسے ۲۵ دیئے جائیں۔ اِس لیے اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ . (النحل، ۱۶:۹۰) اسلام کے ہاں عمل کا کمتر درجہ یہ ہے کہ عمل کو عدل کے درجے پر کھڑا کیا جائے۔ کہ جو آپ کا حق ہے وہ آپ کو دیا جائے جو دوسرے کا حق ہے وہ دوسرے کو دیا جائے۔ یہ تو عمل کا کم تر درجہ ہے لیکن اسلام مرد و زن کے رشتے کے معاملات میں عمل کو عدل کی سطح پر نہیں بلکہ احسان کی سطح پر دیکھنا چاہتا ہے۔ انصاف میں حق تلفی ممکن تھی لیکن عدل میں حق تلفی ممکن نہیں ہے۔ عدل میں ہر شخص کو اُس کے حق کے مطابق مل جائے گا مگر اسلام کے نزدیک یہ اخلاق اور عمل کی کم تر حالت ہے اور اعلیٰ حالت یہ ہے کہ احسان کیا جائے۔

اور احسان کی تعریف یہ ہے کہ اپنے حق سے کم رکھا جائے اور دوسرے کے حق سے زیادہ اُسے دیا جائے۔ جب زاویہ نگاہ سوسائٹی میں عدل کے بجائے احسان کا ہو جاتا تو کوئی شخص سڑکوں پر باہر نکلتا ہوا نظر نہیں آتا۔ کوئی شخص روتا نظر نہیں آتا، حق تلفی کے شکایت کرتا ہوا نظر نہیں آتا۔ سو ہمارے ہاں صورتحال یہ ہے کہ ہم اسلام کی اصل تعلیمات سے دور جا چکے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کا ایک طویل زمانہ ہندو سوسائٹی کے ساتھ گزرا، جس کی وجہ سے ہندو تصورات ہماری سوسائٹی میں آگئے ہیں۔ عورت کو نیچ سمجھنا ہندوانہ تصور ہے۔

بعض گھرانوں میں تو عورتوں کو عزت کے لائق ہی نہیں سمجھا جاتا۔ یہ سب کچھ، قدیم عیسائیت یا ہندو تصورات کی پرورش کا نتیجہ ہے۔ اسلام نے عورت کو اس قدر معزز، محترم، مقرب اور معظم مقام عطا کیا کہ اس مقام کی عظمت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ عورت بے شک چار ہی درجات اور مرحلوں سے گزرتی، پہلا درجہ عورت کی پرورش کا بطور بیٹی ہے، پھر وہ بہن ہے، پھر وہ بیوی ہے، پھر وہ ماں ہے۔ اسلام کے زاویہ نگاہ سے عورت کو ہر سطح پر ایک عظیم انسان نظر آتی ہے۔

اگر بطور بیٹی کے عورت کے مقام کو متعین کرنا ہے تو سنت مصطفویؐ کو دیکھیں۔ کہ جس آقائے دو جہاں کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا اپنے ابا جان سے ملنے کے لیے آتی ہے تو آقائے دو جہاںؐ کھڑے ہو جاتے اور اپنی چادر بچھا دیتے اپنی بیٹی کو بیٹھنے کے لیے کہتے اور شفقت سے اُن کا سر چوم لیتے۔

حضور علیہ السلام نے فقط اپنی نجی حیثیت میں اپنی بیٹی کے ساتھ پیار کا مظاہرہ ہی نہیں بلکہ امت کے ہر فرد و بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کا سبق دیا ہے۔ آقائے دو جہاںؐ نے فرمایا: کہ جس شخص نے دو بچیوں کو، دو بیٹیوں کو پالا، اُس کو جنت کی ضمانت عطا کرتا ہوں، یہ تو بطور بیٹی کے عورت کا مقام ہے۔ بہن کے وہ تمام تر حقوق ہیں، اِس پر دلیل اور سند آیت المواریث میں جو حق ایک بیٹی یا دو بیٹیوں کا بنتا ہے جب بیٹیاں موجود نہ ہوں تو وہی حق بہنوں کا بنتا ہے۔ اس آیت کریمہ کے

حکم سے پتہ چلا کہ بہن بیٹی ہی کے قائم مقام ہوتی ہے عورت کو جب بیوی کے روپ میں دیکھتے ہیں، اِس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے انتظاماً، انصراماً مرد کو درجہ عورت سے بلند عطا کیا ہے، لیکن قرآن کا ارشاد: وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ، (البقرۃ، ۲۲۸:۲) اس کا معنی یہ ہر گز نہیں کہ مردوں کے مقابلے میں عورت پیچ اور گھٹیا مخلوق ہے۔ یہ تصور اسلام کا نہیں۔

اِس آیت کا معنی یہ ہے کہ مردوں کے لیے جو حقوق ہیں اُسی طرح کے عورتوں کو بھی حقوق اُن کے حسبِ حال حاصل ہیں اور مردوں کے جو فرائض ہیں اُسی طرح کے فرائض عورتوں کے لیے اُن کے حسبِ حال ہیں۔ موازنہ میں اللہ نے مردوں کو ایک گنا اوپر فضیلت دی۔ اور فضیلت کیوں دی؟ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، (النساء،۴: ۳۴) اِس لیے فضیلت دی کہ عورتوں کے تمام تر ضروریات و حاجات کی کفالت کا انتظام مردوں کے سپرد ہے۔ گویا یہ عورت کو privilege دیا ہے۔ اِس آیت کریمہ نے عورت کو کمانے سے نہیں روکا، عورت کو آزادی دی ہے اپنی عزت وعفت کی حدود کے تعین کے ساتھ آزادی دی ہے مگر ذمہ داری مرد کے سر ٹھہرائی ہے۔

اسلام عورت کو معاشرے میں عضوِ معطل بنا کر ایک جگہ نہیں رکھ دینا چاہتا بلکہ عورت کے اوپر پورے معاشرے کے کردار کی تشکیل کی ذمہ داری دیتا ہے۔ عورت اپنی ذات میں انجمن ہے۔ اپنی ذات میں مدرسہ، مکتب، کالج، یونیورسٹی ہے۔ اِس لیے کہ ہر مرد اِسی گود سے پَل کر نکلتا ہے۔ سوسائٹی کا ہر مرد وہ حاکم ہو یا محکوم، حسن مجتبیٰؓ ہے یا امام عالی مقام حسینؓ، وہ غوث اعظمؒ ہیں کوئی اور بلند درجے کی ہستی ہیں ہر فرد نے اسی عورت کی گود میں پرورش پائی ہے۔

اگر عورت کی گود کو تقدس نہیں دیا جائے گا تو پَل کر نکلنے والا کبھی مقدس نہیں ہو سکتا اِس لیے بیوی کے اعتبار سے جب ہم عورت کو دیکھتے ہیں تو حضور علیہ السلام نے بیوی کے لیے حسنِ سلوک کو مرد کا فرض قرار دیا۔ اور فرمایا: خیرکم خیر کم لإھلہ وأنا خیر لأھلی. تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں سے بہتر ہے۔

اپنے ہاتھوں سے حضور علیہ السلام ازواج مطہرات کے ساتھ گھروں کے کام کاج میں شرکت فرماتے، اُن کی معاونت فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: کہ ہر روز عصر کے بعد ہمارے مابین حضور علیہ السلام تشریف رکھتے اور ہمارے ساتھ مزاح کی بات بھی کرتے، ہماری دلجوئی کی بات بھی کرتے۔

اللہ نے سوسائٹی کے ہر مرد کی جنت کو کسی نہ کسی عورت کے قدموں سے منسلک کر دیا، گویا بطور ماں کے اس کی قدرومنزلت کا یہ عالم صحابی پوچھتے ہیں یارسول اللہ ﷺ اللہ اور رسول ﷺ کے بعد ہم پر کس کا حق ہے؟

اللہ اور رسول کے بعد تین گنا حق ماں کا قرار دیا ہے اور چوتھا حق باپ کا ہے، اس سے بڑھ کر ایک عورت کی عظمت کا تصور کسی سوسائٹی میں اور کیا ہو سکتا ہے اور اگر اس حدیث کا خطاب ماں سے ہو کہ پھر ماں کو جھجھوڑ جا رہا ہے، اسے خواب غفلت سے بیدار کیا جا رہا ہے، کہ ماؤں سنو، تمہاری اولاد کی جنت خود تمہارے قدموں کے نیچے ہے، چاہو تو ان کی ایسی تربیت کرو کہ جنت تک پہنچا دو، چاہو تو ایسی پرورش کرو کہ دوزخ تک پہنچا دو۔

اگر بچے بدتمیزی کریں تو انھیں یہ تو سناتی ہیں کہ تمہاری جنت میرے قدموں کے نیچے ہے۔ کاش! آج کی ماں یہ نہیں سوچتی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اولاد کی جنت اے ماں تیرے قدموں کے نیچے رکھی ہے۔ گویا تجھے ذمہ داری دی جارہی ہے کہ ماں اگر تیری اولاد دوزخ میں جاتی ہے ذمہ دار تو ہے، اس کی جنت تو تیرے قدم کے نیچے تھی اس کے باوجود لائق دوزخ کیوں بن گی۔ ماں کی گود کی تربیت بیان کی اور وہ مائیں جو بچپن سے اولاد کی اس طرح تربیت کرتی ہیں تو پھر جنت کی حق دار ٹھہرتی ہیں۔

حضرت فریدالدین گنج شکر بابا فریدؒ ابھی اپنی والدہ کے بطن میں تھے۔ ان کی والدہ محترمہ بہت عابدہ، زاہدہ، متقی خاتون تھیں، انہوں نے کبھی ناجائز کے کسی کا مال نہیں کھایا تھا، ایک روز انھیں حاجت ہوئی وہ باہر تشریف لے گئی، کچھ بھوک کی شدت تھی، بیر کا درخت تھا، دو چار دانے بیر کے گرے ہوئے پائے اور مالک کا پتہ نہیں تھا کہ کون ہے۔ وہ بیر کے دو تین دانے اٹھا کے کھانے لگی، ابھی ان کا ہاتھ منہ کے قریب نہ پہنچا تھا، پیٹ میں موجود بچے نے اتنی تیزی سے حرکت کی کہ

بیر کے دانے گر گئے اور کھا نہ سکیں، پھر وہ بچہ حضرت بابا گنج شکر فرید کی شکل میں پیدا ہوا۔

حضرت فریدالدین گنج شکر ابھی نو دس سال کے بچے تھے ایک روز ماں گود میں لے کر کھلا رہی ہے اور والدہ فرمانی لگی فرید دیکھ جب تو میرے پیٹ میں تھا،تو میں کبھی ایک دانہ بھی ناجائز اپنے منہ کے قریب لانے کی کوشش نہیں کی اور میں نے عمر بھر تجھے حلال رزق مہیا کیاہے،اس پر وہ چھوٹا سا معصوم بچے حضرت بابا فرید مسکرا پڑا، کہنے لگا اماں جان آپ درست فرما رہی ہیں،لیکن ایک دن غلطی ہونے لگی تھی جب آپ بغیر اجازت کے کھا رہی تھیں۔

جب مائیں اس قدر احتیاط سے چلتی ہیں اور تقوی، پرہیزگاری کو اپناتی ہیں، ہمہ وقت باوضو رہتی ہیں اور قرآن کی تلاوت ہر وقت کرتی ہیں تو بیٹا پیدا ہوتے ہی اللہ کے قرآن کی تلاوت کرتاہے جب مائیں ایسی ہونا تو بیٹا بابا فرید ہوتاہے، تو بطور ماں کے آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ جب اولاد جونوان ہوجائے اور وہ آپ کے ادب واحترام کا خیال نہ رکھے ، بڑھاپے میں آپ کا خیال نہ کریں، تو بوڑھی مائیں شکوہ کرتی نظر آتی ہیں، کہ ان کو ہوش تک نہیں کہ ماں کے حق کو پہچانیں، آج اپنے بیٹے کے کردار پر شکوہ کرنے سے پہلے اس کے بچپن میں اپنے کردار پر نظر ڈالنی تھی جب اس کو سنوارنا اس کی ذمہ داری تھی اس نے کس حد تک ذمہ دار کو نبھایا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سکولوں میں اپنے بیٹے کو داخل کرنے کے لیے تو ماں پریشان نظر آتی ہے، لیکن قرآن کی تعلیم دینے کے لیے کونسی ماں ہے جو پریشان نظر آئے، ماں نے بتایا کب ہے اپنی اولاد کو کہ ماں باپ کے حقوق کیا ہیں، جب پرورش کی ذمہ داری تم پر تھی تم نے فرض نہ نبھایا، جب ادب احترام کی ذمہ داری اولاد پر آئی انہوں نے بھی فرض نہیں نبھایا، تو معاملہ برابر ہوگیا۔ اس لیے ماں کا کردار سوسائٹی میں بڑا اہم ہے، عورت اپنے اعتبار سے پوری سوسائٹی کے کردار کو تبدیل کرتی ہے، سوسائٹی کا ہر مرد جب اس کی گود سے پرورش پا کر آتا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ماں کا کردار سوسائٹی کے سارے مردوں کے اندر نظر آتا ہے، یہ تو اس کی عائلی زندگی کا کردار ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے عورت کی دینی اورضروری تعلیم پر بھی پوری توجہ دی۔ فرمایا:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

(ابن ماجہ، السنن، ۱:۸۱، رقم: ۲۲۴)

علم حاصل کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر خواہ وہ مرد ہے خواہ وہ عورت ہے اور حضور ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو ہی صرف نہیں بلکہ اپنی صحابیات کو بھی تعلیم مرمت فرمائی۔ آج بعض ذہن اسلام کے تصور کو فرسودہ بنانے کے لیے اور نئی نسل کو اسلام سے باغی اور متنفر کرنے کے لیے اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ عورت کو تعلیم نہیں دینی چاہیے، اور عورت کے لیے تعلیم نہیں تاکہ وہ جاہل رہے، جاہل فرد سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے گا۔ ایک جاہل جب اپنے فرض کو ہی نہیں سمجھ سکتا، اپنی ذمہ داری کو ہی نہیں جان سکتا، اس کو نبھائے گا کیسے؟ حضور ﷺ نے ہفتے میں ایک دن خواتین کی تعلیم کے لیے مستقل طور پے مقرر کررکھا تھا، خواتین سوال کرتیں آقا دوجہاں ﷺ جواب دیتے۔ آپ ﷺ جانتے تھے کہ خواتین کی تعلیم و تربیت پر توجہ نہیں دی جائے گی تو پوری سوسائٹی کی تعلیم وتربیت کا اہتمام نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے نصف دین کہا، آٹھ ہزار کے قریب صحابہ کرام حضرت عائشہ صدیقہؓ کے شاگرد تھے۔ اس قدر حضرت ام المومنین کا مقام علم میں بلند تھا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خود بہت بڑی عالمہ تھیں، آپ کی نظر قرآن، حدیث، فقہ صرف ان علوم پر نہ تھی بلک ادب، انصاب، تاریخ کے علم کی ماہرہ تھیں،حتی کہ میڈیکل سائنس اور علم طب پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گہری نظر تھی،

حضور ﷺ نے صحابیات کی تعلیم کا باقاعدہ اہتمام فرمایا، اورقرآن مجید نے کہا:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ. (الزمر، ۳۹: ۹)

کیا جولوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہوسکتے ہیں

جب قرآن علم کی فضیلت بیان کرتاہے تو اس فضیلت میں عورت کو کسی سطح پر پیچھے نہیں رہنے دیتا یہی نتیجہ ہے

کہ اس دور کی عورتیں سوسائٹی میں دینی اور فکری اعتبار سے، اپنا بھر پور کردار ادا کرتی تھیں، سماجی، معاشرتی، آئینی و دستوری اور سیاسی زندگی میں اہم امور میں عورتوں کے مشورے شامل ہوتے تھے۔

حضرت عثمان غنی ؓ اور حضرت علی ؓ کے مابین جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف استصواب عام کروا رہے تھے۔

آپ نے مردوں کی طرح شانہ بشانہ عورتوں کو بھی رائے طلب کرنے میں شریک رکھا۔

سیدنا فاروق اعظم ؓ کا دور حکومت تھا آپ عورت کے مہر کی حد مقرر کرنا چاہتے ہیں، کہ چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر نہ کیا جائے، جب آپ نے اس قانون کا اعلان فرمایا، تو صحابہ اور صحابیات کے اجتماع میں سے ایک صحابیہ عورت کھڑی ہوئی اور پوچھنے لگی اے امیرالمومنین! جب اللہ نے ہمارے مہر پر حد مقرر نہیں کی، تو آپ کو حق کس نے دیا کہ ہمارے مہر پر حد مقرر کریں اس دور کی عورتوں کا یہ اجتہاد یہ فہم وبصیرت اور علم کے اندر یہ آگہی و گہرائی کا عالم تھا، سیدنا فاروق اعظم ؓ نے پوچھا بہن آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ اللہ نے مہر پر حد مقرر نہیں فرمائی، وہ صحابیہ عرض کرنے لگی امیرالمومنین جب اللہ نے کہا:

ان اتیتم احداھن قنطارا من ذھب

(عبدالرزاق، المصنف، ۱: ۱۸۰، رقم: ۱۰۴۲۰)

اگر عورتوں کو ڈھیروں کا ڈھیر سونا بھی دے چکے ہو تو خدا نہ کرے جدائی کی نوبت آئے تو ایک پائی بھی واپس نہ لو، وہ فرمانے لگے ادھر مال کو ڈھیروں کا ڈھیر کہا اللہ نے اس کا مطلب ہے اس پر کوئی حد نہیں جہاں تک بساط اور استطاعت ہو مقرر کیا جاسکتا ہے، ان کی بات سن کر حضرت فاروق اعظم نے اپنی رائے واپس لے لی، اس سے پتہ چلتا ہے کہ سماجی، معاشرتی، آئینی دستوری اور سیاسی زندگی میں، عورت کو اپنی حدود کے اندر قائم رہتے ہوئے سوسائٹی میں بھر پور مقام ادا کرنا ہے، اکتساب مال میں عورت کو محروم نہیں رکھا، اللہ رب العزت نے فرمایا:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ (النساء، ۴: ۳۲)

مرد کے لیے وہ حصہ ہے جو وہ کمائیں، اور عورتوں کے لیے حصہ ہے جو وہ کمائیں،

حضرت خدیجہ الکبریٰ ؓ اپنے دور کی مالدار عورت تھیں، عرب کے سارے تاجروں کی دولت ایک طرف اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کا سارا مال اور تجارت ایک طرف اوراگران کا تجارت کرنا اور مال کمانا ناجائز ہوتا تو عورت کا مال تجارت حضور ﷺ خود لے کر شام کی منڈیوں تک نہ جاتے اور آقا دو جہاں کا تعلق بھی اسی بنیاد پر قائم ہوا، پھر جب حضور ﷺ اسلام کا اعلان فر رہے تھے تو شروع دور میں دس گیارہ برس تک اسلام کی تبلیغ پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کا مال خرچ ہو رہا تھا۔

لہٰذا مرد اور عورتیں اسلام کے عطا کردہ اس کردار کو پہچانیں اور سوسائٹی میں اپنے کردار کو پہچانیں تاکہ ان کی عصمت و عفت بھی محفوظ رہے اور سوسائٹی میں ہر اعتبار سے صحت مند ماحول پیدا کرسکیں، لیکن افسوس ہے ہم تو اپنے کردار کے تعین کے لیے نہ قرآن سے روشنی لینا چاہتے ہیں اور نہ سنت مصطفوی ﷺ سے ہم نے تو اپنا آئیڈیل مغرب کو بنا رکھا ہے اور افراط وتفریط کا شکار ہو گئے ہیں، یا عورت کو عضو معطل کرنا چاہتے ہیں یا اس کو سڑکوں پر لانا چاہتے ہیں اور جب عورت کی عصمت اور پردے کی بات کی جاتی ہے تو یہ تصور دیا جاتا ہے کہ آخر عورت کو ضرورت کیا ہے کہ وہ باپردہ خاتون ہو، مغرب میں عورت پردہ نہیں کرتی۔

لیکن بات یہ ہے کہ یہ قدر ومنزلت اللہ نے عورت کو عطا کی ہے، اسلام کی نظر میں وہ مغرب عطا نہیں کرسکتا ہے اور جو شے جتنی زیادہ قیمتی ہوتی ہے اس کی حفاظت کا اسی قدر زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے، جو چیز سڑکوں پر عام پھینک دی جائے تو تاثر یہ ہوتا ہے کہ شاید یہ چیز قیمتی نہیں ہے، پس عورت ایک متاع ہے، عورت ایک قیمت ہے، عورت ایک نایاب دولت ہے، جس کو ہر صورت اسلام عزت دینا چاہتا ہے، آج کا دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور حیاء کا دور ہے۔ اس دور میں نشاۃ ثانیہ کی جو ذمہ داری مردوں کے کندھوں کے ساتھ عورت پر عائد ہوتی ہے۔ فرض منصبی کو پہچانتے ہوئے اپنی اولادوں کی تربیت کریں، اپنے گھر کے ماحول کو سنواریں، اور ذمہ داری اس طرح نبھائے کہ احیاء اسلام کی اس تحریک میں برابر کردار ادا کرسکیں۔

بہت سی غلط رسوم، ذمہ داری عورت کی صوابدید پر ہیں وہ چاہے تو ان کا قلعہ قمعہ ہوسکتا ہے۔☆☆☆☆☆

MWL کا یوم تاسیس

تحریک منہاج القرآن نے خواتین کو مقصد حیات سے آشنا کیا

منہاج القرآن کے عظیم مقاصد کی تکمیل میں خواتین کا مرکزی کردار ہے

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سابقہ صدور کے یوم تاسیس پر تاثرات

خصوصی رپورٹ

ڈاکٹر شاہدہ نعمانی (صدر ویمن لیگ) (1994ء-1996ء):

میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر تمام عہدیداران کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ ویمن لیگ کا قافلہ اپنے جذبوں اور عزم و ہمت کے ساتھ سوئے منزل رواں دواں ہے۔ ویمن لیگ کا کام نہ صرف خدمت دین کرنا ہے بلکہ اس قافلہ میں شامل ہوکر اس کی رفتار کو بڑھانا اور تحریک کے فروغ میں اپنا کردار بھی ادا کرنا ہے۔ حالات کے زیر و بم کے ساتھ مجموعی طور پر ویمن لیگ اپنا یہ کردار ادا کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے مقاصد، نوعیت اور نتائج کے اعتبار سے پاکستان میں یہ خواتین کا ایک بڑا شعبہ ہے۔ رب تعالیٰ اس قافلے کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ منزل انقلاب کا ہر اول دستہ بنائے اور قائد تحریک کے سامنے سرخرو کرے۔ (آمین)

رافعہ علی (صدر ویمن لیگ) (1997ء-2000ء):

منہاج القرآن ویمن لیگ اپنی علمی، فکری اور عملی صلاحیتوں کے ساتھ روشن مستقبل کی طرف رواں دواں ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی ہر کارکن اس ترقی و عروج میں برابر کی حصہ دار ہے۔ آج ویمن لیگ جس مقام پر کھڑی ہے اس میں ہر کارکن کی مساوی قربانیاں شامل ہیں۔ میں ویمن لیگ کو ان کے شاندار مستقبل پر اور 31 ویں یوم تاسیس پر تمام عہدیداران اور کارکنان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ شیخ الاسلام کی طرف سے تفویض کردہ مشن مصطفوی کے امور کو بطریق احسن سرانجام دیتی رہیں اور خدمت دین کو نئی نسلوں تک منتقل کرتی رہیں۔

فریدہ سجاد (صدر ویمن لیگ) (2000 تا 2004ء):

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 31ویں یومِ تاسیس کے موقع پر تجدید و احیائے دین، ترویج و اقامت اسلام پر مبنی عظیم مصطفوی مشن کے روحِ رواں اور خواتین کو مقصدِ حیات کا شعور دینے والے تحریک منہاج القرآن کے بانی و قائد ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو ہدیہ تہنیت اور سرپرست منہاج القرآن ویمن لیگ بیگم رفعت جبین قادری کو ہدیہ تبریک پیش کرتی ہوں۔ اُنہوں نے تیس سال قبل علم و آگہی کی جو شمع روشن کی تھی جو اب الحمدللہ ترویج و تجدیدِ دین کے عالمی مشن کو پوری دنیا میں منور کر رہی ہے۔

اِس تاریخی اور پُر مسرت موقع پر میں ممبر سپریم کونسل ڈاکٹر غزالہ حسن قادری اور محترمہ فضہ حسین قادری منہاج القرآن ویمن لیگ کی موجودہ اور سابقہ مرکزی قیادت، اندرون و بیرون ملک جملہ تنظیمات اور وابستگان کو صمیمِ قلب سے مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ جنہوں نے شبانہ روز محنت اور لازوال قربانیوں سے منہاج القرآن ویمن لیگ کو پروان چڑھایا۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ شیخ الاسلام کا فخر منہاج القرآن ویمن لیگ مضبوطی کردار سے اپنے قائد کے ساتھ عہدِ وفا نبھاتے ہوئے مصطفوی مشن کی جدوجہد میں ہمیشہ پیش پیش رہے اور منزل کے حصول میں سرخرو ہو۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فاطمہ مشہدی (صدر ویمن لیگ) (2008ء۔ 2011ء):

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت ہمارے درمیان ایک عظیم نعمت ہے جن کے صدقے ہمیں منہاج القرآن جیسا پلیٹ فارم ملا تاکہ ہم اپنی زندگیوں کو قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کا سلیقہ سیکھیں۔ قائد تحریک نے امت مسلمہ کی اصلاح و تربیت کے لیے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی اور ساتھ ہی خواتین کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ کے شعبہ کا آغاز کیا۔ خواتین معاشرے کا جزو لاینفک ہیں۔ خواتین کی تربیت سے ہی مثالی معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔

شیخ الاسلام کی زیرِ نگرانی اندرون و بیرون ممالک منہاج القرآن ویمن لیگ خدمت دین کا فریضہ ادا کر رہی ہے اور خواتین کو مقصد حیات سے آشنا کر رہی ہیں۔ ان کی خدمات سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔ میں آج یومِ تاسیس کے اس موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ قافلہ یونہی اپنے قائد کی سنگت و رہنمائی میں کامیابی کی منازل طے کرتا رہے۔

نوشابہ ضیاء (صدر ویمن لیگ) (2011ء-2013ء):

فروغ دین اور احیائے اسلام کے لیے بپا منہاج القرآن ویمن لیگ کا یہ 31 سالہ سفر جامع اور اثر آفرین ہے کہ آئندہ تاریخ اسلام میں خواتین کے کارہائے نمایاں میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے تاریخی کردار کے نقوش نمایاں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشن پر استقامت عطا فرمائے۔

میں منہاج القرآن کے 31 ویں یوم تاسیس پر تحریک سے وابستہ تمام عہدیداران خواتین کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ ہمیشہ اصلاح احوال امت اور خدمت دین کے کام کو پوری دنیا میں عام کرتی رہیں۔ اللہ رب العزت ان کے ولولوں کو سدا سلامت رکھے۔

راضیہ نوید (صدر ویمن لیگ) (2013ء-2015ء):

اللہ تعالیٰ نے کائنات انسانی کو اپنا پیغام پہنچانے کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو بھیجا اور ختم النبی ﷺ کا اعزاز آپ ﷺ کو ملا۔ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی کتاب مگر اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے پیغام کو زندہ و جاوداں رکھنے کے لیے بزرگان دین، اولیاء اللہ اور صالحین کا ایسا سلسلہ شروع کیا جب امت کو تجدید اور احیاء دین کی ضرورت پڑی تو ان ہستیوں نے اہم کردار ادا کیا اسی سلسلہ کی ایک کڑی تحریک منہاج القرآن ہے جس کی بھاگ دوڑ اللہ رب العزت نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سپرد کی۔ آپ نے منہاج القرآن ویمن لیگ کا آغاز اس دور میں کیا جب لبرل ازم عروج پر تھی۔ اس دور میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ویمن لیگ کی بنیاد رکھی۔ آج ویمن لیگ ایک تناور درخت کی صورت میں موجود ہے، ویمن لیگ نے کئی ایسے ٹرینڈ متعارف کروائے جو معاشرے میں نظر آتے ہیں۔

الحمدللہ آج لاکھوں خواتین اس قافلہ میں شامل ہوکر معاشرے کو مثبت رخ دینے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ معاشرہ جو 54 فیصد سے زیادہ خواتین پر مشتمل ہے وہاں پر خواتین سے سروسز لیے بغیر ترقی کرنا ناممکن ہے خواتین کو ایسا راستہ فراہم کرنا ہاں اس کی عزت وعصمت کی حفاظت بھی ہورہی ہے۔ صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا موقع بھی مل رہا ہو۔ اپنی قابلیت کو بڑھانے اور خاندان کو تشکیل دینے کا موقع بھی مل رہا ہو۔ اس میں سب سے اہم بچوں کی تربیت کا ایک پلیٹ فارم ہے اور اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے پلیٹ فارم دیا۔

میں ان خواتین کو صمیم دل سے مبارکباد پیش کرتی ہوں جو منہاج القرآن ویمن لیگ میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ یوم تاسیس دراصل وہ دن ہے جب تجدید عہد وفا کیا جاتا ہے۔ آج ہمیں اپنے قائد سے تجدید عہد وفا کرنا ہے۔

قدم قدم پر بچھا کر بہار کی کرنیں — شب خزاں کے یہ سائے لپیٹنے ہوں گے
تمہارے بعد آئیں گے کارواں — اثر تمہیں یہ رہ کر پتھر سمیٹنے ہوں گے

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن اصلاحِ احوالِ امت کی عالمگیر تحریک

ویمن لیگ نے قرآن وسنت کی ترویج میں قابل قدر دینی خدمت انجام دی

منہاج القرآن ویمن لیگ بچوں کی تربیت اور کردار سازی کر رہی ہے

راضیہ نوید

اللہ رب العزت نے انسانیت کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ شروع کیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبروں کو ہدایت انسانی کا فریضہ سونپا گیا۔ ہر نبی علیہ السلام کی تبلیغ کے لیے امت، علاقہ، زبان، قوم وغیرہ کو متعین کیا گیا اور ہر نیا آنے والا پیغمبر گزشتہ پیغمبرانہ تعلیمات کا تسلسل ٹھہرا مگر یہ سلسلہ نبوت رسالت مآب خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوا اور شریعتِ محمدی ﷺ کو تاقیامت قائم و دائم رکھنے کا اعلان ہوا کہ اب قیامت تک نہ کوئی نبی مبعوث ہوگا اور نہ کوئی کتاب نازل ہوگی گویا کہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں ہر دور میں پیش آمدہ مسائل کا حل رکھ دیا ہے مگر انبیاء کے سلسلہ نبوت کے اختتام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے امت محمدی میں سے صالحین، اولیاء کرام، بزرگان دین اور مجددین کا انتخاب فرمایا جو ہر دور میں امت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ ان کی ذمہ داری یہ ہوگی کہ تجدید و احیاء دین کا عظیم مشن سونپا جائے گا اور حالات و واقعات کے پیش نظر امت مسلمہ کو رہنمائی ملے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. (التوبۃ، ۹: ۱۲۲)

’’اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سارے کے سارے مسلمان (ایک ساتھ) نکل کھڑے ہوں تو ان میں سے ہر ایک گروہ (یا قبیلہ) کی ایک جماعت کیوں نہ نکلے کہ وہ لوگ دین میں تفقُّہ (یعنی خوب فہم و بصیرت) حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب وہ ان کی طرف پلٹ کر آئیں تاکہ وہ (گناہوں اور نافرمانی کی زندگی سے) بچیں‘‘۔

درج بالا آیت مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے کہ ایک جماعت یا گروہ ضرور موجود رہتا ہے جو فہم و فراست اور بصیرت کے ساتھ رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فریضہ کی انجام دہی کے لیے کسی شخصیت کا انتخاب فرماتا ہے۔ اس حوالے سے حدیث میں ذکر ملتا ہے:

ان اللہ جل جلالہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا. (ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب مایذکر فی قرن المائۃ، ۴/ ۱۰۹، الرقم: ۴۲۹۱)

’’حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے آخر میں

منہاج القرآن ویمن لیگ کی تین دہائیوں پر مشتمل تجدیدی و احیائی خدمات خواتین معاشرہ کو نئی جہتیں متعارف کروا رہی ہیں

کسی ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا"۔

عصر حاضر میں قیادت، جدوجہد کے دائرہ کار، تنظیمی نیٹ ورک اور فورمز کے پیمانے پر کسی شخصیت اور جماعت کو پرکھا جائے تو یہ دعویٰ شک و شبہ سے بالاتر نظر آتا ہے کہ اس دور کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تحریک منہاج القرآن ہی مجددانہ تحریک اور جماعت ہے۔ شیخ الاسلام نے جب اس جماعت کا دائرہ کار متعین فرمایا تو اسے کسی خاص علاقے، افراد یا زبان وغیرہ سے منسلک کرنے کی بجائے امت کی سطح پر متعین فرمایا۔ اس میں آپ نے درج ذیل امور کو شامل فرمایا:

۱۔ اصلاح احوال امت	۲۔ تجدید و احیاء دین
۳۔ فروغ تعلیم و بیداری شعور	۴۔ عالمگیر اتحاد

۵۔ دعوت و افکار اسلامیہ کی تشکیل نو

۶۔ بین المذاہب رواداری اور امن عالم کا قیام

۷۔ فلاح و بہبود انسانی

درج بالا مقاصد کی انجام دہی کے لیے آپ نے مختلف اوقات میں مختلف فورمز کی بنیاد رکھی تا کہ کام کو تیز تر کیا جاسکے۔ ان فورمز میں منہاج القرآن ویمن لیگ، منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، منہاج القرآن علماء کونسل، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی اور دیگر کئی ذیلی ادارے شامل ہیں۔

شیخ الاسلام نے حالات کی نزاکت اور وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایسے دور میں منہاج القرآن ویمن لیگ (5 جنوری 1988ء) کی بنیاد رکھی جب ایک طرف لبرل ازم کا علم بلند کرنے والے پوری قوت اور منصوبہ بندی کے ساتھ عورت کو ان کے معاشرتی، فلاحی، مذہبی اور سیاسی کردار سے انکاری تھا گویا یوں عورت دو انتہاؤں کے درمیان اپنے وجود کی شناخت اور کردار کے تعین میں متزلزل تھی مگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عورت کو اصل اسلامی اصولوں کی روشنی میں

منہاج القرآن ویمن لیگ عالمگیر سطح پر قرآن و سنت کی تعلیمات کی ترویج میں ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ ویمن لیگ کی تعلیم و تربیت یافتہ اسلامی سکالرز نہ صرف سرزمین پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں

شناخت، مقام اور کردار عطا فرمایا کہ وہ اپنے حجاب اور گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ معاشرے اور ریاست کی ترقی میں ایک اہم اور صحت مندانہ کردار ادا کرنے کے قابل ہوسکے اور اس کی ذاتی شناخت بھی قائم رہے۔

تجدید و احیاء دین کی عالمگیر تحریک میں منہاج القرآن ویمن لیگ کا کردار بہت اہم رہا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں خواتین کی جدوجہد اور شراکت کے بغیر کوئی تحریک اور جماعت اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے لہذا اسی کے پیش نظر ویمن لیگ کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ معاشرے میں جب عقیدہ صحیحہ پر گرد پڑی تھی اور خصوصاً عقیدہ رسالت کو مبہم بنایا جارہا تھا تب منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنی قیادت کے زیر سایہ عقیدہ رسالت کی قدرومنزلت، اس کی عظمت و رفعت، عقیدہ محبت وعشق رسول ﷺ اور ادب و تعظیم رسول ﷺ کے اصل عقیدہ کے احیاء میں اپنا کردار ادا کیا۔ روحانی و وجدانی محافل، شب بیداریوں اور حلقہ جات ذکر وفکر کے ذریعے خواتین کا صاحبِ گنبدِ خضریٰ سے ٹوٹا ہوا تعلق بحال کیا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ عالمگیر سطح پر قرآن و سنت کی تعلیمات کی ترویج میں ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔ ویمن لیگ کی تعلیم و تربیت یافتہ اسلامی سکالرز نہ صرف سرزمین پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں جہاں پر خواتین اکتسابِ علم کرکے نہ صرف اپنی انفرادی زندگیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال رہی ہیں بلکہ اجتماعی سطح پر بھی ان کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔

بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں تصوف ایک کاروبار بن چکا تھا۔ اسلامی تعلیمات اور شریعت کی پیروی سے بڑھ کر اسے ایک خاص لباس، وضع قطع وغیرہ کے ساتھ منسلک کیا جارہا تھا۔ پورے معاشرے کو ضعیف الاعتقادی نے اپنے پنجے میں جکڑ رکھا تھا اور خواتین بالخصوص اس کا شکار ہورہی تھیں لہذا منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام اعتکاف، شب بیداریوں اور روحانی اجتماعات کے ذریعے خواتین میں تصوف کا احیاء کیا گیا۔

شیخ الاسلام نے جب تعلیمی میدان میں روایتی و عصری علوم کو یکجا کرکے ایک نئے تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی تو کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے ساتھ ساتھ طالبات کے لیے منہاج کالج برائے خواتین کی بھی بنیاد رکھی جو ویمن لیگ کے زیرنگرانی کام کرتا رہا اور اس سے فارغ التحصیل تربیت یافتہ طالبات معاشرے میں اپنا کردار ادا کررہی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قلبی و جبی تعلق کو مضبوط کرنے کے لیے گوشہ درود جہاں 24 گھنٹے رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود وسلام پیش کیا جاتا ہے اس میں ایک حصہ خواتین کے لیے مقرر کیا گیا تاکہ وہ بھی اکتساب فیض کرسکیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ فلاحی میدان میں بھی بے مثال خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ دین اسلام جو خدمت انسانیت اور فلاح و بہبود پر مذہب، نسل، حسب، نسب اور رنگ سے بالاتر ہوکر خدمت کرنے پر زور دیتا ہے اس کی عملی تصویر ویمن لیگ WOICE کی صورت میں پیش کررہی ہے جہاں معاشرے کے مظلوم، بے سہارا، معذور اور ضرورت مند افراد کی مدد کے ساتھ ساتھ خواتین کو خود کفالت کی منزل حاصل کرنے میں ہر طرح سے معاونت فراہم کی جارہی ہے۔

شیخ الاسلام نے جب تعلیمی میدان میں روایتی و عصری علوم کو یکجا کرکے ایک نئے تعلیمی نظام کی بنیاد رکھی تو کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے ساتھ ساتھ طالبات کے لیے منہاج کالج برائے خواتین کی بھی بنیاد رکھی

نپولین نے ایک مہذب معاشرے کی تشکیل کے لیے کہا تھا کہ تم مجھے اچھی مائیں دو، میں تمہیں اچھی قوم دوں گا۔ ویمن لیگ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ معاشرے کے نونہالوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دینے کے لیے Eagers کے زیر اہتمام اپنی خدمات پیش کررہی ہے تاکہ معاشرے کی بہترین ترقی کے لیے مستقبل کی قیادت تیار کی جاسکے۔

ویمن لیگ معاشرے کے ایک نہایت اہم جزو نوجوانوں اور طالبات کے کردار کو بھی بخوبی جانتی ہے جن کی تربیت کا پہلو ہمیشہ نظر انداز کیا گیا مگر مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز کے زیر انتظام ان کو اپنی تعلیمی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی و روحانی تربیت فراہم کرنے کی سعی کی جارہی ہے تاکہ معاشرے کو ایک تربیت یافتہ نسل فراہم کی جاسکے۔

رسالت مآب ﷺ نے پندرہ سو سال قبل خواتین کو امور سلطنت میں کردار عطا فرمادیا تھا لیکن وقت کی دھول پڑنے سے یہ کردار بھی دھندلا گیا۔ ویمن لیگ نے سیاسی میدان میں بھی اپنی خدمات کے ذریعے خواتین کے سیاسی کردار کو زندہ کیا اور آج ہمیں اس خدمت کے طفیل دیگر مذہبی جماعتوں کی خواتین بھی سیاسی خدمات سرانجام دیتے نظر آتی ہیں۔

الحمدللہ تعالیٰ! منہاج القرآن ویمن لیگ کی تین دہائیوں پر مشتمل تجدیدی و احیائی خدمات خواتین معاشرہ کو نئی جہتیں متعارف کروا رہی ہیں۔ جدید دعوتی و تربیتی ذرائع ابلاغ کو استعمال کرکے خدمت دین کا جو تصور پیش کیا جارہا ہے وہ ویمن لیگ کا ہی خاصہ ہے اور وہ وقت اب دور نہیں کہ یہ تجدید و احیائی تحریک امت مسلمہ کو ایک جہت اور مقصد حیات دینے میں کامیاب ہوجائے گی۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

عورت کی عظمت کی بحالی میں ویمن لیگ کا کردار

اسلام نے عورت کو جو حقوق 14 سو سال قبل دے دیئے تھے
وہ حقوق مغربی خواتین کو 16 ویں صدی میں میسر آئے

قائد تحریک منہاج القرآن نے ہر سطح پر خواتین کو ان کی اہلیت اور صلاحیت کے مطابق مقام و مرتبہ دیا

ام حبیبہ اسماعیل

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بنیادی حقوق ودیعت کیے انہیں میں اُسے ایک آزاد انسان پیدا کرنا بھی شامل تھا لیکن جیسے جیسے معاشرہ منازل طے کرتا چلا گیا انسان نے ایک دوسرے سے ہی یہ بنیادی حق سلب کر لیا، یہی صورتحال عورتوں کے ساتھ پیش آئی عورت کے سماجی و معاشرتی مقام کے حوالے سے مختلف معاشرے و مذاہب ابہام کا شکار رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں مردوں کے برابر یا اس سے زیادہ تعداد کی حامل عورت اپنے حقوق کیلئے جنگ لڑتی چلی آ رہی ہے اسی ابہام کی وجہ سے ماضی میں عورتوں کے ساتھ جو ناروا سلوک روا رکھا گیا اس کے سبب عورت سب سے مظلوم طبقہ شمار ہونے لگی پھر جب عورت پر مظالم کی انتہا ہو گئی تو عورت نے اپنے حقوق کیلئے آواز بلند کی جس میں سب سے زیادہ زور آزادی پر دیا۔ عورت کے نعرہ آزادی کے پیچھے جو حالات کارفرما تھے اُن کا اندازہ مختلف معاشروں میں عورت کی حیثیت سے لگایا جا سکتا ہے سوائے اسلام کے کسی مذہب یا معاشرے نے عورت کی حیثیت کو واضح نہیں کیا اسی لیے آزادی نسواں کا نعرہ مغرب سے بلند ہوا۔ یہ بات بھی مسلم ہے کہ عورت معاشرے کا ایک بنیادی رکن ہے اور ہر وہ معاشرہ جو ترقی کی منازل طے کرنا چاہتا ہے اُس کیلئے ضروری ہے کہ وہ عورت کی حیثیت متعین کر لے، یورپ میں عورتوں کے حقوق اور بعد ازاں آزادی نسواں کیلئے لگائے جانے والے نعرہ میں یورپ کے صنعتی انقلاب نے اہم کردار ادا کیا۔ یورپی معاشرہ جس میں کلیسائی نظام اپنی بدترین صورت میں موجود تھا، جہاں بنیادی حقوق کا استحصال کیا جا رہا تھا وہاں اب حقوق، آزادی اور مساوات انسانی کا نعرہ بلند ہوا یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ یورپ میں صنعتی انقلاب سے قبل عورت تو ایک طرف، مرد بھی بنیادی حقوق سے محروم تھے اب جب منظر نامہ میں تبدیلی آئی ہر فرد اپنے حق کیلئے کھڑا ہوا تو عورت کے حقوق کے لئے بھی راہیں کھلتی چلی گئیں اور یہاں سے شخصی آزادی کا نعرہ بلند ہوا۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری انقلاب فرانس کے حوالے سے اپنی کتاب ''اسلام میں انسانی حقوق'' میں لکھتے ہیں۔

''فرانس میں فرانسیسی شہریوں کو بنیادی حقوق اور شہری آزادی کی فراہمی کا اعلان 26 اگست 1789ء کو انقلاب فرانس کے ساتھ ہی فرانس کی قومی اسمبلی کے ڈیکلریشن برائے شہری و انسانی حقوق میں دیا گیا تھا جس میں اس امر پر زور دیا گیا کہ ''انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور وہ اپنے حقوق میں آزاد اور برابر ہیں'' ان حقوق کی شناخت، آزادی و حریت، جائیداد مساوات، اخوت، تحفظ اور ظلم و جبر کی مزاحمت کے حوالے سے کی گئی ''حریت'' کی تعریف میں بلا روک ٹوک تقریر، اجتماع، مذہبی آزادی اور یک طرفہ گرفتاری اور حراست سے آزادی کو شامل کیا گیا ہے۔'' اس کے بعد حقوق کی جو جنگ شروع ہوئی اُس میں عورتوں نے ہر صورت مردوں پر

بازی لینے کی کوشش کی۔

مولانا مودودی اپنی کتاب پردہ میں رقمطراز ہیں۔

''پہلی جنگ عظیم میں یورپ اور امریکہ کے لاکھوں مرد مارے گئے اور اپنے پیچھے لاکھوں عورتیں چھوڑ گئے جنہیں انتہائی مصائب وشوائد سے دو چار ہونا پڑا اب نہ کوئی سہارا تھا اور نہ کوئی سربراہ جن کی حفاظت میں زندگی بسر کر سکتیں جولوگ ان کے لیے زندگی کا سہارا تھے ان میں سے کچھ تو مارے گئے تھے اور کچھ عمر بھر کے لئے معذور ہو گئے تھے کچھ ایسے تھے کہ جنہیں خوف ، اعصابی کھچاؤ اور زہریلی گیسوں نے ہمیشہ کیلئے ناکارہ بنا دیا تھا۔''

اسی ضمن میں سید جلال الدین عمری لکھتے ہیں۔

عورت کو آزادی کے اس مرحلے تک پہنچانے میں تاریخی طور پر وقت کے حالات نے بھی ساتھ دیا جس وقت وہ مرد کے پنجہ ستم سے رہائی کیلئے کوشاں تھی اس وقت مغرب میں بڑی تیزی سے صنعتی انقلاب آرہا تھا۔ اس انقلاب نے عورت کی جدوجہد آزادی کو کامیابی کی راہ پر لگا دیا وہ اس سے پہلے گھر سے بغاوت کرنا چاہتی تھی تو اُسے نہیں معلوم تھا کہ گھر سے باہر وہ کیا کرے گی اور زندگی کے کس نقشے کو اختیار کرے گی۔ اس انقلاب نے اس کے سامنے گھر سے باہر نکلنے کیلئے ایک ایسا نقشہ پیش کیا جو خانگی زندگی سے زیادہ حسین تھا اور جس کے ذریعہ وہ غلامی کی زنجیر کو توڑ سکتی تھی، اس نئے نقشے کو پا کر وہ جو کبھی ماں باپ اور شوہر کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتی تھی اُن سے بغاوت پر آمادہ ہوگئی کیونکہ اب وہ کسی کی دست نگر نہیں تھی اب اس کیلئے ہر طرف رزق کے دروازے کھلے تھے۔ان تصورات نے معاشرے کی سوچ میں بھی تیزی سے تبدیلی رونما کی ۔یورپ کی تحریک آزادی نسواں کے اثرات سے مسلم ممالک بھی محفوظ نہ رہ سکے اور مغربی خواتین کی طرح مسلم خواتین آزادی نسواں کا نعرہ بلند کرنے لگیں جبکہ اسلام میں پہلے سے ہی خواتین کے جامع حقوق موجود تھے اور مسلمان خواتین اُن حقوق سے بہت حد تک مستفید بھی ہو رہی تھیں۔

اسی ضمن میں خواتین کے حقوق کے لئے منعقدہ مختلف کانفرنسز میں مسلمان خواتین رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ بیجنگ میں 2000ء میں منعقدہ کانفرنس کی چیئر پرسن اس وقت پاکستان کی وزیراعظم تھیں ۔

حیثیت نسواں کو لیکر ایک طرف جب آزادی نسواں کے ایجنڈا پر مبنی کانفرنسز ہو رہی تھیں تو دوسری طرف اس ایجنڈا کی مخالفت میں ایک طبقہ عورت کو جائز معاشرتی مقام دینے سے بھی انکاری تھا۔ ایسے میں شدت سے خواتین کے ایک ایسے فورم کی ضرورت تھی جو اسلام کی واضح تعلیمات کے مطابق عورت کی عظمت کی بحالی کے لئے متوازن کردار کا حامل ہو۔ تحریک منہاج القران کے بانی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ملت اسلامیہ کی نشاۃ ثانیہ اور احیائے اسلام کے عالمگیر مقصد کے حصول کی جدوجہد میں خواتین کو خصوصی حیثیت اور مقام دیا اور اسلامی تہذیب کی درخشندہ روایت کو زندہ کرنے لیے فکری ونظریاتی اور علمی وعملی جدو جہد میں خواتین کو شریک کار بنانے کے لئے 5 جنوری 1988 کو منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی۔ آپ نے اسلام کی تعلیمات کی رو سے بتایا کہ اسلامی معاشرہ حقوق وفرائض کے امتزاج سے نمو پاتا ہے ۔مرد وعورت معاشرے کے اہم جزو ہیں اور اسلام نے دونوں کی حیثیت کو الگ الگ متعین کیا ہے۔اسلام حق پر زور دیتا ہے لہذا معاشرے کا ہر فرد اگر اپنے ذمے فرائض کو ادا کرے تو لازمی طور پر دوسرے کے حقوق ادا ہو جائیں گے۔ لہذا مرد اور عورت اپنے ذمے فرائض کو ایمانداری سے انجام دیں تاکہ معاشرہ میں توازن قائم ہو سکے۔ نیز موجودہ صدی میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیلیے بپا کی جانے والی ہمہ گیر عالمی تحریک میں دورزوال کو درپیش چیلنجز کے پیش نظر خواتین کو انکی ذمہ داریوں کا شعور دینا اور معاشرے میں ان کا اصل مقام دلانا بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ بدقسمتی سے دینی خدمت کے حوالے سے مختلف سطحوں پر ہونے والی جدو جہد اور اس میدان میں سرگرم عمل مختلف جماعتوں، تنظیموں اور اداروں کے عمومی مزاج، مطمع نظر، دائرہ کار اور طریق کار میں خواتین کے کردار کو نظر انداز کیا گیا ۔یہی وجہ ہے کہ معاشرے کی سیاسی و اقتصادی، سماجی و معاشرتی،تہذیبی و ثقافتی اور فکری و عملی زندگی میں پائے جانے والے اصلاح طلب پہلوؤں سے انکی سعی و

کاوش کی کوئی چھاپ دکھائی نہیں دیتی۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کے قیام کے

مقاصد و اہداف:

1۔ خواتین میں فکری و نظریاتی، علمی و عملی اور دینی و اخلاقی شعور بیدار کرنا اور انہیں خدمت دین کے فروغ کیلئے اہم کردار ادا کرنے کے قابل بنانا۔

2۔ خواتین کو سیدہ فاطمہ الزہراؓ اور سیدہ زینبؓ کی سیرت کا عملی پیکر بنانے کے لیے ان میں تربیتی و اصلاحی، فکری، عملی اور علمی انقلاب کی روح پھونکنا۔

3۔ خواتین میں قوم اور ملت اسلامیہ کے مسائل، چیلنجز اور تقاضوں کے متعلق شعور بیدار کرنا اور مصطفوی انقلاب کے لیے ایک پلیٹ فارم پر منظم کرنا۔

4۔ نئی نسل کی تربیت اور شخصیت سازی جدید انداز میں قدیم اسلامی اقدار کے مطابق کرنا۔

5۔ خواتین کے حقوق کی بحالی اور معاشی و معاشرتی مسائل کے حل کے لئے تعلیمی و فلاحی ادارہ جات کا قیام تاکہ متاثرہ، غریب اور نادار خواتین کو ہنر مند بنا کر باعزت زندگی گزارنے کے اہل بنایا جا سکے۔

6۔ موثر خواتین کو خود غرضی اور بے حسی کے تنگ حصار سے نکال کر اجتماعی فلاحی جدو جہد میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنا۔

خواتین کو اسلام کی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں اپنا مفید کردار ادا کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا گیا۔ منہاج القرآن ویمن لیگ معاشرے میں عورت کے شکست خوردہ تشخص کو بحال کرنے میں بنیادی کردار ادا کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ویمن لیگ کے تحت دنیا بھر میں خواتین اسلامی اور جدید تعلیمات کے تناظر میں خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔

خواتین کے لیے تعلیمی اداروں کا قیام:

معاشرے میں جاری قدیم و جدید تصورات کو متوازن شکل دینے کے لیے ایسے تعلیمی ادارہ جات کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں دینی علوم کے ساتھ ساتھ خواتین کو جدید علوم سے بہرہ ور کر کے معاشرہ میں اصلاح احوال کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس نظریے کے تحت کہ امت مسلمہ میں بیداری شعور اور اصلاح احوال خواتین کی تعلیم و تربیت کے بغیر ممکن نہیں؟؟؟

پیشہ ورانہ اور عائلی زندگی میں توازن:

آزادی نسواں کے تحت تباہ ہونے والے خاندانی نظام سے مسلم معاشرے کو بچانے کے لیے ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اسلام میں خواتین کے کردار سے مسلم خواتین کو روشناس کروایا کہ جب تک عورت پیشہ وارانہ اور عائلی دونوں حیثیتوں میں توازن قائم نہیں کرے گی وہ معاشرے کی ترقی میں حصہ نہیں لے سکتی۔ مغرب معاشرہ اسلام میں خواتین کے کردار پر قدامت پسندانہ نظریہ رکھتا ہے اور قدامت پسند مذہب ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کو تحریک منہاج القرآن میں نمایاں نمائندگی دیتے ہوئے ویمن لیگ کا پلیٹ فارم دیا جس کا مقصد دنیا میں خواتین کے کلیدی کردار کو متعارف کروانا ہے ۔حضور اکرم ﷺ کے اسوہ سے ثابت ہے کہ آپ ریاستی اور عسکری معاملات میں خواتین کی رائے کو اہمیت دیتے اور خواتین غزوات میں بھی شرکت کرتیں لہذا اسلام عورت کو معاشرے کا جزو لاینفک بنانے کا درس دیتا ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا معاشرے کی خواتین کو ان کے حقیقی مقام سے روشناس کروانے کا نتیجہ ہے کہ آج منہاج القرآن ویمن لیگ کے پلیٹ فارم سے یونٹ اور گھروں کی سطح پر خواتین معاشرے میں اصلاح احوال امت اور تجدید احیائے دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں جن میں بڑا طبقہ عام گھریلو خواتین پر مشتمل ہے۔

بلاشبہ منہاج القرآن ویمن لیگ خدمت دین، اصلاح احوال، تربیت نسواں اور عصمت نسواں کی بحالی کے سلسلے میں کلیدی کردار ادا کرنے پر اپنے 31 ویں یوم تاسیس پر مبارکباد کی مستحق ہے۔

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کی پرعزم خواتین

معاشرتی تعمیر و ترقی میں عورت بنیادی کردار ادا کرتی ہے

ویمن لیگ کا قیام 1988ء میں عمل میں آیا، 1998ء میں تنظیم نو ہوئی

طالبات اور عام خواتین کی علمی اور فکری تربیت کیلئے اسلامک کورسز منعقد کیے جاتے ہیں

ڈاکٹر فرخ سہیل

تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں ہمیشہ سے عورت بنیادی کردار ادا کرتی رہی ہے۔ عورت کی ہمت و دانائی اور حوصلہ مندی و دور اندیشی کے شاندار اور قابل فخر کارہائے نمایاں اور قابل فکر کردار سے تاریخ بھری پڑی ہے۔ دعوت الی اللہ کی سب سے پہلی شہادت بھی عورت کے حصہ میں ہی آئی ہے اور سب سے پہلی شہادت کا عظیم مقام و مرتبہ بھی اسلام کی عظیم بیٹی کے حصے میں آیا۔ ہجرت حبشہ کے دوران بھی مسلم خواتین کا کردار قابل ستائش ہے۔ غرض کہ زندگی کا کوئی بھی میدان ہو سب میں خواتین کا کردار ہمیشہ بہت نمایاں اور اہم رہا ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے شعبہ خواتین ''منہاج القرآن ویمن لیگ'' کا باقاعدہ قیام 1988ء میں بیگم رفعت جبیں قادری صاحبہ کی زیر سرپرستی ہوا۔ ویمن لیگ کی صدر محترمہ شاہدہ مغل کے ساتھ دیگر معزز خواتین مختلف تنظیمی اور انتظامی امور کو چلانے کے لیے کنونیئر مقرر ہوئیں۔ 1998ء میں ویمن لیگ کی باقاعدہ تنظیم نو کی گئی۔ 2000ء میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے نئے تنظیمی ڈھانچے کے تحت باقاعدہ تنظیم سازی کی گئی اور منہاج القرآن ویمن لیگ کے ساتھ ایم ایس ایم اور پاکستان عوامی تحریک شعبہ خواتین لیگ منہاج القرآن ویمن ونگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس میں محترمہ رافعہ علی چیف آرگنائزر ویمن ونگ منتخب ہوئیں اور یہ انتخاب باقاعدہ الیکشن کے ذریعے کیا گیا اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ویمن لیگ کی تمام نظامتیں فعال ہوتی رہیں جن میں نظامت دعوت، نظامت تربیت اور نظامت تنظیمات شامل ہیں۔

جنوری 1992ء میں ماہنامہ دختران اسلام کا اجراء کیا گیا جس کی سرپرستی بھی محترمہ رفعت جبیں قادری کو سونپی گئی اور الحمدللہ آج بھی یہ ماہنامہ علمی و ادبی اہمیت کا حامل ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی ورکرز نے تحریک کی دعوت ملک کے ہر گوشے میں پھیلانا شروع کردی تھی جس میں مرکزی سطح پر تربیتی نظام کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے سہ روزہ دراسات قرآن کا آغاز کیا گیا جس کا آغاز بھی محترمہ رفعت جبیں قادری کے لیکچرز سے ہوا اور ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بھی ان دروس قرآن میں لیکچرز دیئے۔

اسی طرح 1992ء میں بیرون ملک خواتین کے منظم کام کا آغاز ہوا۔ 1992ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دورہ یورپ کے دوران اس کا باقاعدہ آغاز کیا اور وقت کے ساتھ ساتھ ویمن لیگ کی مختلف شاخیں قائم ہوئیں اور یوں ویمن لیگ، تحریک کے شانہ بشانہ مختلف دعوتی و تربیتی پروگرامز جیسے اہم امور کی انجام دہی کرتی رہی اور یوں آج دنیا کے مختلف حصوں کینیڈا، فرانس، ناروے، اٹلی، لندن، ہالینڈ، جرمنی اور ڈنمارک میں ویمن لیگ کی مختلف تنظیمات قائم ہوئیں۔ 1988ء سے 1994ء تک کے قلیل عرصہ میں

علاقائی تنظیمات کی سرگرمیاں ملک کے مختلف علاقوں میں جاری و ساری ہوگئیں۔ 1989ء میں کراچی کی طالبات کے اصرار پر منہاج القرآن ویمن لیگ یوتھ ونگ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی بھرپور حوصلہ افزائی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بھی کی اور جب یوتھ ونگ نے ویمن لیگ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں تو یوتھ ونگ کو ویمن لیگ میں ضم کردیا گیا۔

1994ء میں منہاج القرآن گرلز کالج کا قیام عمل میں آیا اور کالج کی پہلی پرنسپل محترمہ فردوس کیانی صاحبہ اور وائس پرنسپل محترمہ شاہدہ مغل صاحبہ تھیں۔ بہت کم وسائل اور دشوار حالات میں کالج کا آغاز ہوا لیکن آج یہ تعلیمی ادارہ پھل پھول کر ایک قد آور درخت بن چکا ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں طالبات اس سے فیض یاب ہوچکی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ منہاج ویمن لیگ کی کامیابیوں کی تاریخ بے شمار اور بے مثال کارناموں سے مزین ہے۔ مرکزی تنظیم کے قیام پذیر ہوتے ہی تحفظ ناموس نسواں کنونشن کی تیاریاں شروع ہوئیں جو کہ الحمرا ہال اور اس کے تین گراؤنڈز میں خواتین کا ٹھاٹھیں مارتا سیلاب پورے جوبن پہ تھا اور یوں تحریکی اور عوامی حلقوں میں ویمن لیگ نے باقاعدہ اپنی شناخت قائم کی۔

روحانی وفکری تربیت بھی ویمن لیگ کی زیر سرپرستی ہر سال وقوع پذیر ہوتی ہے جس میں اندرون و بیرون ملک سے لاتعداد خواتین بھرپور حصہ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ ماہ ربیع الاول میں میلاد مصطفیٰ کی بابرکت محافل منعقد کی جاتی ہیں۔ جن کی تعداد ہزاروں پر محمول ہے اور نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عقیدت و محبت کے اظہار کے لیے مینار پاکستان میں مردوں کے شانہ بشانہ قافلوں کی صورت میں پہنچتی ہیں۔

طالبات اور عام خواتین کی علمی وفکری اور تنظیمی تربیت کے لیے ہر سال اسلامک کورس منعقد کیے جاتے ہیں جو کہ 30 روزہ اور 15 روزہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح تکمیل پاکستان مہم بھی چلائی گئی جس میں ویمن لیگ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ایک ماہ کے قلیل عرصے میں تقریباً ایک لاکھ خواتین نے ویمن لیگ کے فورم سے ممبر شپ حاصل کی۔

اور حویلی لکھا میں ویمن لیگ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت محترمہ مسز رفعت جبیں قادری نے کی۔ اس پروگرام میں 6000 سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ منہاج القرآن ویمن لیگ سے تعلق رکھنے والی خواتین PAT کے سیاسی میدان میں بھی اتریں اور کراچی سے پشاور اور لاہور سے بلوچستان تک مصطفوی پیغام انقلاب کو پہنچانے کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر کیا اور یوں منہاج القرآن ویمن لیگ اپنے سفر کی تیسری دہائی میں داخل ہوچکی ہے اور کامیابیوں کی منازل طے کرتے ہوئے بے پناہ کامیابیاں حاصل کرچکی ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی خواتین نے ہر میدان میں بے مثال کامیابیاں حاصل کیں۔ عصر حاضر میں کہیں امت مسلمہ کی خواتین تعلق باللہ قائم کرنے کی دعوت دیتی ہیں تو کہیں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت اور تعلق کی پختگی کا پرچار کرتی ہیں۔ مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر منظّم کرتے ہوئے قرآن کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کرنے کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں اور ساتھ ہی خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے خواتین میں جدوجہد کا جذبہ بیدار کرتی ہیں۔ اگر ایک طرف خواتین میں حصول تعلیم کے لیے کوشاں ہیں دوسری طرف خواتین کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے کی ترغیب دیتی ہیں۔ خواتین کی فلاح و بہبود اور ان کی اخلاقی اقدار کی ترویج و اشاعت کرتے ہوئے حکومتی ظالمانہ اور بے اعتدال نظام کی تبدیلی کے لیے قوم میں شعور بیدار کرتی نظر آتی ہیں۔

پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ ویمن لیگ کی خواتین کو مزید بلند حوصلگی، ہمت و طاقت عطا فرمائے تاکہ یہ لیگ ہمہ وقت اور ہمہ جہت سرگرم عمل رہے اور ایک پرامید عزم کے ساتھ صبح انقلاب کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھ سکیں۔

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ ’’ویمن امپاورمنٹ‘‘ کے لیے قابل تحسین کردار ادا کر رہی ہے

منہاج القرآن ویمن لیگ کے یوم تاسیس پر سیاسی، سماجی خواتین رہنماؤں کے پیغامات

بیگم عابدہ حسین، ڈاکٹر یاسمین راشد، خدیجہ عمر فاروقی، جہاں آراء وٹو
—— عروج آصف، آمنہ الفت، مسرت مصباح کے پیغامات ——

دختران اسلام رپورٹ

31 ویں یوم تاسیس پر منہاج القرآن ویمن لیگ کو مبارکباد دیتی ہوں

بیگم عابدہ حسین (سینئر سیاستدان، دانشور):

پاکستان کی خواتین نے مشکل ترین حالات میں بھی ہر شعبے میں شاندار کردار ادا کیا ہے۔ معاشرہ کا بنیادی یونٹ گھر ہے اور اس گھر کی سربراہ خاتون ہوتی ہے، ریاست اور حکومت کو چاہئے کہ خواتین کی تعلیم و تربیت پر انویسٹ کریں تاکہ اچھی مائیں اچھی سوسائٹی تشکیل دیں۔ ماؤں کی تعلیم و تربیت کو نظر انداز کر کے ہم معاشرہ کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ آج علم کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کی بہتات ہے یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی، ابلاغ اور معلومات کی برق رفتاری کا دور ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ تعلیم ہے مگر تربیت نہیں، سوسائٹی سے عزت و احترام کا کلچر ختم ہو رہا ہے۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ دور حاضر میں منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اخلاقیات، شائستگی اور تہذیب و تمدن کے اسلاف کے اس کلچر کا احیاء کر رہی ہے جس کی بنیادیں اسلام اور انسانیت کی اعلیٰ اقدار پر کھڑی ہیں۔ میں ویمن لیگ کے 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ مختلف جہتوں پر کام کر رہی ہے

مسرت مصباح (معروف سماجی رہنما):

منہاج القرآن ویمن لیگ دیگر تنظیموں کی طرح اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے میں خود بھی ایک این جی او چلا رہی ہوں۔ ہر این جی او کا ایک مشن ہوتا ہے اسی حوالے سے وہ کام کرتی ہے۔ کوئی تعلیم کے حوالے سے کام کرتی ہے اور اس کو دوسری چیزوں سے سروکار نہیں ہوتا جو کہ غلط ہے مختلف این جی اوز مختلف پلیٹ فارم کے تحت کام کر رہی ہیں لیکن منہاج القرآن ویمن لیگ مختلف جہتوں پر کام کر رہی ہے اور نہایت خوش اسلوبی سے نہ صرف تعلیم و تربیت بلکہ مختلف فیلڈز میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ میں منہاج القرآن ویمن لیگ (MWL) کو ان کے 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر اور ان کی بہترین کارکردگی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی دینی خدمات قابل تحسین ہیں

ڈاکٹر یاسمین راشد (صوبائی وزیر صحت):

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی دینی خدمات قابل تحسین ہیں۔ فی زمانہ تعلیمات محمدﷺ کے فروغ کے لیے خدمت انجام دینا بہت بڑی دینی اور انسانی خدمت ہے۔ بیٹیوں سے محبت کرنا، انہیں احترام دینا یہ حضور نبی اکرمﷺ کی سنت ہے۔ بیٹے کی آرزو میں بیٹیوں یا بیویوں سے ناروا سلوک کرنے والے یاد رکھیں کہ وہ دین محمدیﷺ کے راستے پر نہیں ہیں۔ آقاﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے محبت کر کے قیامت تک کے لیے مثال قائم کردی کہ بیٹیاں رحمت ہوتی ہیں۔ ویمن امپاورمنٹ اور خواتین کے حقوق و فرائض سے متعلق قرآن و سنت کے حقیقی پیغام اور تعلیمات کو فروغ دینے کے حوالے سے منہاج القرآن ویمن لیگ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ MWL نے اس سال میلاد پلان 2019ء کے تحت ملک کے طول و عرض میں سینکڑوں سیرت النبیﷺ کانفرنسز منعقد کیں جس میں لاکھوں خواتین شریک ہوئیں۔ میں اس پر پوری ٹیم کو مبارکباد دیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ منہاج القرآن ویمن لیگ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ نے دعوت و تربیت، تعلیم و ہنر اور بچوں کی تربیت سے متعلق ہر میدان میں خود کو منوایا ہے

عظمیٰ کاردار (پی ٹی آئی رکن، صوبائی اسمبلی):

خواتین کے حقوق کے حوالے سے عملدرآمد پر ہمارا نظام کمزور ہے جبکہ باہر کے ممالک میں قوانین سخت ہیں لیکن پاکستانی قانون میں عورت کے لیے کوئی تحفظ نہیں۔ باہر کے ممالک میں اگر مرد عورت کو طلاق دیتا ہے تو اس کی آدھی جائیداد ضبط کرلی جاتی ہے اس کے برعکس پاکستانی معاشرہ میں ماؤں کو بچوں کی پرورش کے لیے باپ کی طرف سے رقم نہیں ملتی۔ مائیں نوکریاں کر کے بچوں کی پرورش کرتی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کے حقوق کے حوالے سے پروگرام کرواتی رہتی ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ جو کام کررہی ہے وہ بہت ہی موثر ہے باقی جماعتوں کے شعبہ خواتین کی کارکردگی بھی میرے سامنے ہے لیکن عصر حاضر میں منہاج القرآن ویمن لیگ کا کام قابل ستائش ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ نے دعوت و تربیت، تعلیم و ہنر اور بچوں کی تربیت اور خواتین کی حقوق سے آگاہی ہر میدان میں خود کو منوایا ہے۔ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے 31 ویں یوم تاسیس پر ان کو مبارکباد دیتی ہوں۔

ویمن امپاورمنٹ کے لیے ویمن لیگ کا کردار قابل فکر ہے

جہاں آراء وٹو (سیاسی، سماجی رہنما):

ڈاکٹر طاہرالقادری وہ واحد رہنما ہیں جو ہمیشہ ہر طبقہ کے بارے میں سوچتے ہیں، منہاج القرآن کا شعبہ ویمن لیگ

ویمن امپاورمنٹ کے لیے قابل فخر کام کر رہا ہے۔ میں آج 31 ویں یوم تاسیس پر ویمن لیگ کو مبارکباد دیتی ہوں۔ منہاج القرآن کے کردار سے خواتین کے حقوق کی جدوجہد اور موَقف کو تقویت مل رہی ہے۔ ہمارا منہاج القرآن اور ڈاکٹر طاہرالقادری سے ایک خاص تعلق ہے ہمارے دل میں ان کا بڑا احترام ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے نیک مقصد میں کامیاب و کامران کرے۔

دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے ویمن لیگ کی خدمات قابل تحسین ہیں

خدیجہ عمر فاروقی (ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب):

میں اکثر و بیشتر منہاج القرآن ویمن لیگ کے تعلیمی، تربیتی، اصلاحی پروگراموں میں شریک ہوتی رہتی ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری خواتین کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے وہ کردار ادا کر رہے ہیں جس کی آج اشد ضرورت ہے۔ منہاج القرآن کے سینکڑوں سکول خواتین کو معیاری تعلیم و تربیت دے رہے ہیں اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ کی خدمات کو سراہتی ہوں اور 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر ان کو مبارکباد دیتی ہوں۔ پاکستان کی سوسائٹی کو آج ایسی ہی سماجی اور فلاحی تنظیموں کی ضرورت ہے جو تکلیف زدہ خواتین کے دکھ بانٹے۔

منہاج القرآن سے وابستہ بیٹیاں رول ماڈل ہیں

آمنہ الفت (سابق رکن صوبائی اسمبلی، رہنما پاکستان مسلم لیگ):

میں ویمن لیگ کی پوری ٹیم کو 31 ویں یوم تاسیس پر مبارکباد دیتی ہوں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی بیٹیاں پوری قوم کی بیٹیوں کے لیے رول ماڈل ہیں۔ قومی ثقافت اور اسلامی روایات کی جھلک ان میں نظر آتی ہے۔ اس کا کریڈٹ اس معلم اور ریفارمر کو جاتا ہے جسے دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام سے جانتی ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کا وہی مشن ہے جو ہمیں ریاست مدینہ کے پہلے دستاویزی منشور میثاق مدینہ میں نظر آتا ہے۔ میثاق مدینہ کے آرٹیکلز کی روح انسانیت کو گلے لگانا ہے اور ان کی سماجی، معاشی بحالی کے لیے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی بچوں اور خواتین کے لیے جذبات قابل تقلید ہیں

عروج آصف (ٹی وی آرٹسٹ، اینکر):

آج 31 ویں یوم تاسیس کے موقع پر منہاج القرآن ویمن لیگ کی پوری ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے جو خواتین اور بچوں کے لیے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ یہ انسانیت کی خدمت کرنے والے اللہ کے عظیم لوگ ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ ویمن لیگ کی پوری ٹیم بیداری شعور کے ساتھ ساتھ ضرورت مند خواتین کی مدد کر رہی ہے۔ یہ انسانیت کی بڑی خدمت ہے۔ میری دعا ہے کہ جن پراجیکٹس پر ویمن لیگ کام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول کرے۔

☆☆☆☆☆

سوشل میڈیا | ایگرز | وائس | دختران اسلام

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام مشن کے فروغ کے لیے خدمات انجام دینے والے ادارے

ایک کامیاب معاشرے کی تعمیر کے لیے مرد و عورت کا مساوی کردار ناگزیر ہے

عابدہ قاسم

اسلام سے پہلے دنیا نے جتنی بھی ترقی کی ہے اس میں مرد کا حصہ عورت سے زیادہ رہا کیونکہ اس دورِ جہالت میں عورت کو کوئی مقام حاصل نہ تھا لیکن جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو بیٹی، بیوی اور بہن کے روپ میں عزت عطا کی اور وسائل ترقی میں دونوں صنفوں کی کوششوں کو شامل کیا۔ اسلام نے جو عزت اور مقام عورت کو عطا کیا ہے اُس کی مثال نہ تو قومی تاریخ میں ملتی ہے اور نہ ہی دنیا کی مذہبی تاریخ میں۔ اسلام نے صرف عورت کے حقوق ہی نہیں مقرر کئے بلکہ ان کو مردوں کے برابر درجہ دے کر مکمل انسانیت قرار دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عورت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی ہر روپ میں قدرت کا قیمتی تحفہ ہے جس کے بغیر کائناتِ انسانی کی ہر شے پھیکی اور ماند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو اس کا محافظ اور سائبان بنایا ہے۔ عورت اپنی ذات میں ایک تناور درخت کی مانند ہے جو ہر قسم کے سرد و گرم حالات کا دلیری سے مقابلہ کرتی ہے۔ اسی عزم و ہمت، حوصلہ اور استقامت کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو اس کے قدموں تلے بچھا دیا۔ حضرت حوا علیہا السلام سے اسلام کے ظہور تک کئی نامور خواتین کا ذکر قرآن و حدیث اور تاریخ اسلامی میں موجود ہے جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج حضرت سارہؑ، حضرت ہاجرہؑ، فرعون کی بیوی آسیہ، حضرت ام موسیٰ، حضرت مریم، ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ، سیدہ کائنات حضرت فاطمہؓ، حضرت سمیہؓ اور دیگر کئی خواتین ہیں جن کے کارناموں سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔

تاریخ اسلام خواتین کی قربانیوں اور خدمات کا ذکر کئے بغیر نامکمل رہتی ہے۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ میں مردوں کے ساتھ عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اسلام کی ابتدائی تاریخ میں مسلم خواتین کا جو کردار رہا وہ آج ساری دنیا کی خواتین کے لئے ایک واضح سبق بھی ہے۔ اسلام کو سب سے پہلے قبول کرنے کی سعادت حاصل کرنیوالی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راز دار، ہمسفر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ذات گرامی ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے نہ صرف سب سے پہلے اسلام قبول کیا بلکہ سب سے پہلے عمل کیا اور اپنی پوری زندگی جان و مال سب کچھ دین اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت خدیجہؓ نے 3 سال شعب ابی طالب میں محصوررہ کر تکالیف اور مصائب برداشت کئے اور جب 3 سال کے بعد مقاطعہ ختم ہوا تو آپؓ اس قدر بیمار اور کمزور ہوگئیں کہ اسی بیماری کے عالم میں خالق حقیقی سے جا ملیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ازواج میں ایک ایسی خاتون بھی ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہے کہ ان سے صحابیات تو درکنار صحابہ کرام نے بھی علم حدیث حاصل کیا۔ وہ خوش نصیب حضرت عائشہؓ ہیں۔ حضرت عائشہؓ کو آپ ﷺ کی ازواج میں منفرد مقام

حاصل ہے۔ آپؓ اپنے ہم عصر صحابہ کرام اور صحابیاتِ عظامؓ میں سب سے زیادہ ذہین تھیں۔ اسی ذہانت و فطانت اور وسعتِ علمی کی بنیاد پر منفرد مقام رکھتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا آدھا دین عائشہؓ کی وجہ سے محفوظ ہو گا۔ 8 ہزار صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے شاگرد ہیں۔

خاتون جنت، سردارانِ جنت کی ماں اور دونوں عالم کے سردار کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کی زندگی بھی بے مثال ہے۔ آپ ﷺ کی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ ایک عظیم اور ہمہ گیر کردار کی مالکہ تھیں جو ایک بیٹی کے روپ میں، ایک ماں کی شکل میں اور ایک بیوی کے کردار میں قیامت تک آنے والی خواتین کیلئے نمونہ حیات ہیں جنہوں نے اپنے عظیم باپ ﷺ کی محبت کا حق ادا کرتے ہوئے بچپن میں سرداران قریش کے ظلم و ستم کا بڑی جرات مندی، شجاعت، ہمت اور متانت سے سامنا کیا۔ حضرت فاطمہؓ چھوٹی تھیں۔ ایک دن جب نبی اکرم ﷺ صحن کعبہ میں عبادت الٰہی میں مشغول تھے کہ ابوجہل کے اشارہ پر عقبہ بن ابی معیط نے مذبوحہ اونٹ کی اوجھڑی کو سجدہ کے دوران آپ ﷺ کی گردن پر رکھ دیا، حضرت فاطمہؓ دوڑتی ہوئی پہنچیں اور نبی اکرم ﷺ سے اذیت و تکلیف کو دور کیا۔

آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نہایت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ آپ دورانِ جنگ بے خوف و خطر زخمیوں کو میدان جنگ سے باہر لاتیں اور ان کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ انہوں نے غزوہ خندق کے موقع پر نہایت بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جب دوران جنگ ایک یہودی مسلمان خواتین پر حملہ آور ہوا تو آپؓ نے اس پر زوردار وار کیا جس سے اس کا کام تمام ہو گیا۔

حضرت ام عمارہؓ مشہور صحابیہ تھیں۔ انہوں نے غزوہ احد میں جبکہ کفار مکہ نے یہ افواہ پھیلا دی کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ شہید ہو گئے ہیں ایسی انتہائی نازک حالت میں آپ ﷺ کا دفاع کیا اور شمشیر زنی کا ناقابل فراموش مظاہرہ کیا۔

ان پاکیزہ خواتین کے تذکرے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ آج کی خواتین اِن عظیم ہستیوں کی زندگی کو اپنا آئیڈیل بنائیں، اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کریں، دین کی اشاعت اور ملکی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد بہت سی تنظیمیں خواتین کے لئے خدمات سرانجام دیتی رہی ہیں اور اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ہر شعبہ بالخصوص تعلیم و تربیت، قیام امن اور معاشرتی اصلاح میں اپنا متحرک کردار ادا کیا اور پوری دنیا میں اسلام کے بنیادی عقائد اور اقدار کے تحفظ کے ساتھ خواتین میں بیداری شعور کے حوالے سے گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ الحمد للہ تین دہائیوں میں منہاج القرآن ویمن لیگ نے اپنے شاندار تنظیمی و تحریکی کردار اور فکری و نظریاتی جدوجہد سے منہاج القرآن ویمن لیگ کو عالم اسلام کی تنظیمی نیٹ ورک کے اعتبار سے خواتین کی سب سے بڑی نمائندہ اصلاحی تحریک ثابت کیا جو دنیا کے 30 سے زائد ممالک میں اپنا موثر وجود رکھتی ہے سماجی اصلاح کا فریضہ ہو یا محبت الٰہی کا حصول عوامی تحریک کا سیاسی سفر ہو یا عشق و ادب رسول ﷺ کا فروغ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی دعوت ہو یا معاشی فلاح و بہبود کی ذمہ داری، مجالس علم و فکر ہوں یا حقوق و فرائض کے ضمن میں بیداری شعور مہم، منہاج القرآن ویمن لیگ نے ہر سطح پر خود کو منوایا۔ اندرون و بیرون ملک ویمن لیگ کا پھیلا ہوا وسیع نیٹ ورک بہترین علمی، فکری، ذہنی اور عملی صلاحیتوں کے ساتھ ایک روشن مستقبل کی طرف بڑھ رہا ہے یہ واحد اصلاحی اور خدمت دین کی تحریک ہے جس میں ہر طبقے سے خواتین شامل ہوتی ہیں اور اپنا اصلاحی و دینی کردار بخوشی ادا کرتی ہیں جس نے پاکستان جیسے روایت پسند معاشرے میں خدمت دین کو ایک نئے رنگ آہنگ اور اسلوب سے ہر گھر تک پہنچایا ہے۔ کانفرنسز، علمی و تحقیقی منصوبہ جات اور اصلاحی سرگرمیوں کے ذریعے ملک بھر میں خواتین کا ایک وسیع حلقہ قائم کیا ہے۔ اصلاح احوال معاشرہ اور احیائے دین کے مقاصد کے حصول کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی بنیاد رکھی گئی وہ الحمد للہ حاصل ہوئے ہیں اسکے سوسائٹی میں واضح اثرات بھی موجود

ہیں ۔منہاج القرآن ویمن لیگ نے مردوں کے شانہ بشانہ اپنا اصلاحی، تعلیمی ،تحقیقی اور دینی کردار ادا کیا ہے. منہاج القرآن ویمن لیگ کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس نے علمی ،فکری، روحانی اور عملی کاوشوں سے خواتین کو اپنی طرف راغب کیا۔ 31 سالہ اس سفر میں ہزاروں، لاکھوں خواتین اس پلیٹ فارم سے اخلاقی، نظریاتی اور تربیتی مراحل سے گزر کر باعمل مسلمان اور ذمہ دار شہری کی حیثیت سے فعال کردار ادا کر رہی ہیں ۔

تحریک کے نصب العین اور مجموعی اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ کا دائرہ کار خواتین معاشرہ ہیں۔ معاشرے خاتون کی گود سے ہی پروان چڑھتے ہیں ۔ایک خاتون کی سوچ کا دھارا بدلنے سے پورے خاندان کی سوچ کی جہت تبدیل کی جا سکتی ہے لہذا اس اہم ترین طبقہ ہائے جنس میں شعوری ،فکری، اخلاقی، روحانی، علمی و عملی انقلاب بپا کرنے اور پورے معاشرہ میں ہمہ جہتی انقلاب کی راہ ہموار کرنے کے لیے ویمن لیگ کے تحت شعبہ دعوت وتربیت، ایم ایس ایم سسٹرز، ایگرز (EAGERS) شعبہ امور اطفال، WOICE،عرفان الہدایہ، سوشل میڈیا، دختران اسلام، منہاجینز جیسے شعبہ جات قائم کیے گئے ہیں۔ دیگر سرگرمیوں میں الہدایہ کیمپ، حلقات درود وفکر اور فیملی حلقہ درود وفکر کا قیام، دینی و مذہبی سرگرمیوں کیلئے معلمات کی تیاری کے لیے سلیبس، تربیتی نشستوں اور ٹریننگ آف ٹریزز کورسز کا انعقاد، TV پروگرامز کیلئے سکا لرز کی تیاری کے لیے میڈیا ٹریننگ ورکشاپس، لاکھوں خواتین تک دعوت کے فروغ کیلئے میلا دمہم (محافل میلاد، میلاد فیسٹیولز، سیرت کانفرنسز، فروغ نعت مقابلہ جات) کا انعقاد، نمائش کتب، کانفرنسز (سیدہ کائنات کانفرنسز، سیدہ زینب کانفرنسز، امن کانفرنسز وغیرہ) اور سیمینارز کا انعقاد وغیرہ شامل ہے۔

تربیتی استحکام کے لئے فکری ونظریاتی سطح پر الرحلہ، عرفان العقائد کورسز ،عرفان السنہ کورس،آئیں دین سیکھیں، شب بیداریوں کا اہتمام، امن کورسز، میڈیا ٹریننگ ورکشاپ، تربیتی ورکشاپس برائے طالبات MCW، فیملی تزکیہ نفس پروگرام (حی علی الفلاح)، دورہ قرآن، دورہ حدیث، فقہ السیرۃ کورس،فہم دین کورس، تمام سطحوں کے تربیتی پروگرامز کیلئے تربیتی نصاب کی تیاری جیسے منصوبہ جات و سرگرمیاں سرانجام دی جا رہی ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیمی ادارہ جات کے لئے تعلیمی سیمینارز کا انعقاد ،امن واک، قیام امن کیلئے طالبات کے کردار کو اجاگر کرنے کے لیے تعلیمی ادارہ جات میں پیس ڈسکشن فورم کا قیام، ایڈمیشن سیل، سپورٹس کونسل اور کلچر کونسل کا قیام، کیریئر کونسلنگ ، یوتھ فیسٹیولز، نعت اورقرات سوسائٹیز کا قیام، ٹیلنٹ شوز، بزم ادب، درود سرکلز، حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فروغ امن کے سلسلے میں غیر معمولی کاوشوں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کروانے کے لیے طالبات میں شعور اور امن کے فروغ کے لئے ورکشاپس اور امن سیمینار کا انعقادکروایا جاتا ہے ۔

سماجی سرگرمیوں میں خواتین کو خودغرضی اور بے حسی کے تنگ حصار سے نکال کر اجتماعی فلاحی جدوجہد میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل بنانے کے لیے غیر رسمی تعلیم کے پراجیکٹس کا انعقاد، Micro Finance Women Project کے ذریعے خواتین کو معاشی فلاح کے لیے چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرنے کے لئے لیے سپورٹ مہیا کرنا مثلا بوتیک ، پارلر، گھریلو صنعت ریسٹوران دستکاری سکول وغیرہ،فیملی کفالت پروگرام جن کے ذریعے غریب خاندانوں کی ماہانہ بنیادوں پر کفالت، خواتین کو ان کے عائلی و ازدواجی، آئینی و دستوری، معاشی و معاشرتی حقوق سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے فرائض کی ادائیگی اور اہمیت کا شعور دینے کے لیے مطالبہ حقوق کی بجائے ادائیگی کے فرائض کے سلوگن کے تحت آگاہی کے سیشنز کروائے جاتے ہیں۔

سوشل میڈیا:

ہر تحریک اور جماعت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس

کا منشور اور پروگرام سوسائٹی کے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچے، اس کیلئے جو روایتی طریقے استعمال کیے جاتے ہیں ان میں اجلاس، جلسے ،اجتماعات کا انعقاد ،تربیتی نشستوں کا انعقاد ،خط و کتابت، اشاعتی مواد، لیکچرز، آڈیو، ویڈیو کا استعمال بطور خاص شامل ہے، تاہم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیان و اظہار کے ذرائع بھی بدلتے رہتے ہیں، ایک وقت تھا کاتب ذخیرہ علوم کو اپنے قلم سے محفوظ کرتے تھے اور پھر ٹائپ رائٹر ایجاد ہوا، پھر کمپیوٹر کے دور کا آغاز ہوا، اسی طرح تحریک کے پیغام کی برق رفتار ترسیل کے لیے سوشل میڈیا کا اضافہ ہوا۔ بلاشبہ سوشل میڈیا 21ویں صدی میں ابلاغیات کی دنیا میں سب سے بڑا انقلاب ہے اور آج ہر جماعت ،ہر دینی، سیاسی مذہبی تحریک سوشل میڈیا کا استعمال کر رہی ہے۔ تحریک منہاج القرآن کی قیادت کو اللہ تعالیٰ نے بصیرت کے بے پایاں خزانوں سے نوازا ہے۔ منہاج القرآن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے پاکستان کے اندر سب سے پہلے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال شروع کیا، اس میں کمپیوٹر سے لے کر دیگر ذرائع شامل ہیں۔ آج کل تحریک کے پروگرام اور منشور کی تشہیر کے لیے ٹویٹر ,فیس بک ،ویب سائٹس کا استعمال کیا جاتا ہے ،اس کے علاوہ تحریک منہاج القرآن کے پروگرام کی تشہیر کے لیے مختلف ذیلی شعبہ جات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایگرز، وائس، دختران اسلام کی پبلیکیشن قابل ذکر ہیں جس کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

شیخ الاسلام کی تجدیدی وعلمی خدمات بین الاقوامی اور بین المذاہب قیام امن کے لئے عالمگیر کاوشوں اور انسدادِ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے متبادل بیانیہ کے فروغ کے لئے دیئے گئے فتویٰ آن ٹیرارزم اور امن نصاب کو نوجوان نسل تک پہنچانے میں ویمن لیگ کی سوشل میڈیا ٹیم نے اہم کردار ادا کیا۔ ٹوئٹر، فیس بک، انسٹا گرام، یو ٹیوب کے آفیشل اکاؤنٹس کے ذریعے پوسٹس، بلاگز، آرٹیکلز اور شارٹ ویڈیو کلپس کے ذریعے انتہائی کم عرصہ میں پاکستانی نوجوانوں میں ایک واضح تبدیلی لانے کا باعث بنا۔ آج ویمن لیگ کے مرکزی، ضلعی و تحصیلی ٹویٹر اور فیس بک اکاؤنٹس ملکی اور بین الاقوامی سطح پر موجود ہیں۔ اسلام اور پاکستان پر نظریاتی اور فکری حملے کرنے والے عناصر کا راستہ روکنے کے لیے میڈیا کے میدان میں پڑھی لکھی خواتین کی تربیت کے عمل کا آغاز کیا گیا۔

EAGERS ایگرز (نظامت برائے امورِ اطفال):

پاکستانی معاشرہ میں بہت کم ایسی تحریکیں اور جماعتیں موجود ہیں جن کے منشور اور لائحہ عمل میں پیدائش سے لے کر 12 سال کی عمر کے بچوں کی فکری نظریاتی اور اخلاقی بنیادوں پر تربیت باقاعدہ طور پر شامل ہو۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں: اگر تُم چاہتے ہو کہ تمہارا نام باقی رہے تو اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھاؤ۔ 'الحمدُللہ یہ اختصاص صرف ویمن لیگ کو حاصل ہے کہ اس کے پلیٹ فارم سے بچوں کی باقاعدہ اخلاقی دینی اور بہترین معاشرتی تربیت کے لئے EAGERS ایگرز (نظامت برائے امورِ اطفال) کا آغاز حالیہ سالوں میں کیا گیا۔ ایگرز کی اولین ترجیح نئی نسل میں اسلامی اقدار کا فروغ اور ان کی شخصیت وکردار کی تکمیل ہے تاکہ وہ بہترین انسان کے طور پر عظیم اسلامی فلاحی معاشرہ کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایگرز کے تحت ملک بھر میں بچوں کی ہمہ جہت تربیت اور کردار سازی کے لئے سٹڈی سرکلز، اخلاقی تربیت کی عملی ورکشاپس، جونیئر اسلامک لرننگ کیمپس، کیلی گرافی کلاسز، بچوں کا نفلی اعتکاف (پاکستان میں پہلی دفعہ)، بچوں کی افطار پارٹیاں، بچوں کی واکس، بچوں کی محافلِ میلاد، سمر کیمپس، سنڈے سکولز، درود سرکلز ،بچوں کی سوسائٹیز قائم کی گئی ہیں۔

WOICE (شعبہ برائے فلاحی اور سماجی امور):

ایک کامیاب معاشرے کی تعمیر کیلئے مرد اور عورت مساوی کردار کے حامل ہیں۔ کامیاب خاتون وہی ہے جو اپنی مشکلات سے نمٹ کر اپنے ملک وقوم کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے کے تحت منہاج القُرآن ویمن خواتین کے

سماجی، معاشی، مسائل کے حل کیلئے میدان عمل میں اُتری ہے۔ خواتین کے حقوق کی بحالی اور انکی فلاح و بہبود کیلئے مُختلف پراجیکٹس اور سرگرمیوں کا اجراء کیا گیا ہے تا کہ تمام طبقات تک اسلام کے حقیقی فکر و نظریات کی اشاعت کے ذریعے خواتین کو اپنے حقوق وفرائض کی آ گہی دی جاسکے اور انہیں معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جاسکے۔

دختران اسلام:

مجلّہ دختران اسلام منہاج القرآن ویمن لیگ کی فکر و نظریہ، مقاصد و اہداف اور طرز کار کی اشاعت کا ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے خواتین کی اخلاقی و روحانی، دینی و مذہبی، تنظیمی و انتظامی، اور فکری و نظریاتی تربیت کی جاتی ہے۔ یہ ماہنامہ تحریکی ذمہ دار سے لے کر معاشرے کے عام فرد تک کی ذہنی بالیدگی کے سامان کا ذمہ دار ہے۔ دختران اسلام رائٹرز کلب کے ذریعے پڑھی لکھی و موثر اور تحریری سمجھ بوجھ رکھنے والی خواتین اور طالبات کو رجسٹر کیا جاتا ہے اور ان کی تخلیقی ،علمی وتحقیقی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے رائٹرز ورکشاپس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

قیام امن کے لیے کاوشیں:

ان تمام ہمہ جہت شعبہ جات کے ساتھ مرکزی ویمن لیگ نے پُر امن معاشرے کی تشکیل میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ ویمن لیگ نے دہشت گردی کے فتنہ سے نبرد آزما ہونے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تعلیمات کی روشنی میں قیام امن کے لیے علمی اور فکری سطح پر ہی نہیں بلکہ معاشی، معاشرتی اور سماجی اعتبار سے بھی اپنا کردار کیا۔ حالیہ سالوں میں قیام امن کے لیے منصوبہ جات اور بیداری شعور کی مہم کی پاکستان بھر سے ہزاروں خواتین امن کی پیامبر، پاکستانی خواتین کے ذریعے قومی سطح پر قیام امن کا ایجنڈا کی عملی تائید کر رہی ہیں۔

خواتین کو دہشت گردی اور قیام امن کے مسئلہ پر حقیقت حال سے آگاہ کرنے اور غلط فہمی اور شکوک و شبہات میں مبتلا حلقوں کو دہشت گردی اور قیام امن کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر سمجھانے کے لئے عملی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ ایسی فکر، نظریہ، سوچ اور ذہنیت جو قیام امن کی راہ میں رکاوٹ ہے اس کو گفت و شنید، دلائل، تربیتی ورکشاپس اور تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے مثبت سوچ اور عمل میں بدلنے کے لئے امن کورسز، امن ورکشاپس اور امن کیمپس کا انعقاد کیا گیا اور خواتین کی دلچسپی کو بڑھانے کے لیے امن آگاہی مہم لانچ کی گئی علاوہ ازیں تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل طالبات کے لیے Peace Diploma Course کا آغاز کیا۔

ماؤں کی تربیت کے لئے "ہر گھر امن کا گہوارہ" کے عنوان سے تربیتی حلقہ جات کا قیام میں لایا گیا۔

امن کے حصول کو ممکن بنانے کے لیے اور امن کی تعلیمات عام کرنے کے لیے "پیس سٹڈی سرکل" کے عنوان سے کالجز میں سیشنز کا اجراء کیا گیا۔

"پیس گالا" کے عنوان سے مختلف تقریبات کا انعقاد جس میں موثر سماجی شخصیات اور سول سوسائٹی کی شمولیت کو یقینی بنا کر امن کی بحالی کے عظیم مقصد پر فکر و نظریہ کا فروغ کیا گیا۔

مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ سسٹرز کے تحت Peace Intellectual Chair کا اہتمام جس میں نوجوان نسل میں بڑھتے ہوئے ذہنی انتشار کو دور کرنے کے لئے بامقصد ایکٹیوٹیز کے ذریعے ذہنی اور روحانی سکون کو یقینی بنایا جاتا ہے تاکہ وہ پُر امن دل و دماغ کے ساتھ معاشرے کی فلاح و بہبود میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

ملک وقوم کی خدمت اور ترقی میں یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اصلاح معاشرہ اور دین وملت کی سر بلندی کے لئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی خدمات قابل ذکر و قابل تحسین ہیں۔ ☆☆☆☆☆

دعوت و تبلیغ میں خواتین کا کردار

داعی اور مبلغ خواتین کے لیے علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے

علم، نرمی اور صبر داعی کے ضروری اوصاف ہیں

خواتین کا دعوتی، تربیتی کردار اسلام کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے

سعدیہ کریم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ. (النحل، ۱۶: ۱۲۵)

''(اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجیے جو نہایت حسین ہو''۔

دین اسلام کی ترقی اور بقا کا دارو مدار دعوت و تبلیغ پر ہے حضور نبی عالم ﷺ نے دنیا میں نہ صرف قرآن کا درس دیا بلکہ دعوت و تبلیغ کے ذریعے بھی اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلایا جس کی برکت سے آج عرب و عجم نور قرآن سے منور اور فیض اسلام سے مستفیض ہیں۔

دور حاضر میں ہر طرف سے شرک کے بادل امنڈتے ہوئے نظر آرہے ہیں خود ساختہ رسومات اور بدعات کو سنت نبویہ کا عنوان دیا جارہا ہے اور قرآنی مفاہیم کو حدیث رسول ﷺ کے خلاف ثابت کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر مسلمان خواہ وہ مرد ہو یا عورت دین کی دعوت و تبلیغ کے ذریعے دنیا کے گوشے گوشے میں حق کا پیغام پہنچائے تاکہ عوام باطل پرست اور دین پر دنیا کے جلب منفعت اور عقیل زر کی خاطر ترجیح دینے والے اشخاص کے ہتھکنڈوں کا شکار نہ ہوسکیں۔

عورت کی پیدائش کا مقصدِ عظیم:

عورت کو انسان سازی کے عظیم کام کے لیے منتخب کر کے کائنات میں بھیجا گیا ہے۔ اسلام نے جو عزت اور مقام عورت کو عطا کیا ہے وہ نہ تو قومی تاریخ میں ملتا ہے اور نہ ہی دنیا کی مذہبی تاریخ اس کا پتہ دیتی ہے۔ اسلام نے صرف عورت کے حقوق ہی مقرر نہیں کیے بلکہ ان کو مرد کے برابر درجہ دے کر مکمل انسانیت قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے چاہے وہ ماں کی صورت میں ہو، بہن کی صورت میں، بیوی ہو یا بیٹی کی صورت میں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو عزم و حوصلہ کی نعمت سے مالا مال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسی عزم و ہمت کی وجہ سے جنت عورت کے قدموں تلے رکھی گئی ہے۔ عورت ہی وہ ذات ہے جس کے وجود سے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام نے جنم لیا ہے۔ حضرت حوا سے لے کر امت محمدی ﷺ کے ظہور تک کئی داعی اور مبلغین خواتین کا ذکر قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے جنھوں نے دین کی اشاعت و فروغ میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

داعی کے لیے ضروری اوصاف:

شیخ ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ دعوت دینے والے (داعی) کے لیے خواہ وہ مرد ہیں یا عورت، تین اوصاف کا پایا جانا از حد ضروری ہے۔

۱۔ علم ۲۔ نرمی ۳۔ صبر

داعی اور مبلغ خواتین کے لیے علم کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ماں کی گود سے دعوت و تبلیغ کا آغاز

ہوتا ہے۔ اگر عورت تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ نہ ہو تو وہ معاشرے کو اچھے افراد مہیا نہیں کرسکتی۔ عورت ہی ایسے مرد پیدا کرکے ان کی تربیت کرتی ہے جن سے مستقبل کا معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ میں جب عورتیں اصلاح پذیر ہوئیں تو ان کی آغوش سے ہی وہ نسل نو نکلی جس نے پوری دنیا میں اپنی اخلاقی، علمی اور فوجی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے۔

قرآن کی روشنی میں خواتین کا دعوتی کردار:

قرآن کریم میں بھی خواتین کے دعوتی کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

''اور اہل ایمان مرد اور اہل ایمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق و مددگار ہیں۔ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں''۔ (التوبۃ، ۹:۷۱)

رسول اللہ ﷺ کی کثرت ازواج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے دعوتی مشن کی کامیابی کے لیے یہ شادیاں کی تھیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے دعوت و تبلیغ کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا۔

حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں مبلغ و داعی خواتین:

بے شمار احادیث مبارکہ سے بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دین کی ترویج و اشاعت میں خواتین کا کردار کتنا اہم اور ضروری ہوتا ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''دنیا بھر کی عورتوں میں صرف چار کے فضائل جاننا تیرے لیے کافی ہے۔ وہ مریم علیہا السلام، خدیجہ بنت خویلد زوجہ رسول ﷺ، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون) ہیں''۔ (کتاب المناقب)

اس حدیث پاک کے مطابق تمام مبلغ و داعی خواتین کے لیے ان چار خواتین کا کردار قابل تحسین و اتباع ہے۔ ان چار خواتین کا کردار ہر دور، ہر امت اور ہر نسل میں نمایاں حیثیت کا حامل رہا ہے۔ ذیل میں چند اہم خواتین کا دعوتی کردار پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ کا دعوتی کردار:

امت محمدی ﷺ میں حضرت خدیجہ بنت خویلد وہ پہلی زوجہ رسول تھیں جنہوں نے کفروشرک سے آلودہ ماحول میں بلند ہونے والی صدائے حق پر سب سے پہلے لبیک کہا اور حضور ﷺ کی دعوت ایمان کو دل و جان سے قبول کرنے کی سعادت عظمیٰ حاصل کی انہوں نے ساری زندگی حضور ﷺ کے قرب میں رہ کر دین اسلام کی خدمت کی اور اپنے اخلاق عالیہ سے ایسے روشن مینار قائم کیے جن کی نورانی شعاعوں سے قیامت تک آنے والی خواتین رہنمائی حاصل کرتی رہیں گی۔ فروغ و اشاعت اسلام کے لیے سیدہ خدیجہؓ نے اپنا سارا مال و دولت حضور اکرم ﷺ پر قربان کردیا بلکہ خود کو بھی اس عظیم فریضہ کے لیے وقف کردیا۔

سیدہ عائشہؓ کا دعوتی کردار:

سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میرا آدھا دین عائشہ کی وجہ سے محفوظ ہوگا''۔

حضرت عائشہؓ وہ معزز خاتون اور زوجہ رسول ہیں جنہوں نے (2000) دو ہزار سے زائد احادیث روایت کی ہیں جو بے شمار معاشرتی مسائل اور الجھنوں کو سلجھانے کے لیے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ سیدہ عائشہؓ سے بے شمار صحابہ کرامؓ نے حدیث رسول کا علم حاصل کیا ہے۔ مستند روایات کے مطابق حضرت عائشہؓ آٹھ ہزار سے زائد صحابہ کی استاد تھیں۔

سیدہ حفصہ بنت عمر فاروقؓ کا دعوتی کردار:

دعوت و تبلیغ کے باب میں حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ کا نام بھی سرفہرست ہے نکتہ آفرینی، زور بیان اور فصاحت و بلاغت میں ان کا خاندان ایک امتیازی مقام رکھتا تھا۔ حضرت حفصہؓ کو یہ تمام اوصاف و خصوصیات ورثہ میں ملے تھے وہ لکھنا، پڑھنا جانتی تھیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری حیات میں ہی قرآن کریم کی تمام کتابت شدہ اجزاء یکجا کرکے حضرت حفصہؓ کے پاس رکھوائے تھے۔ عہد عثمانی میں بھی انہی نسخوں کی نقول حضرت عثمانؓ کی

مہر کے ساتھ تمام علاقوں میں بھیجی گئی تھیں۔ اس طرح قرآن کی ترتیب و تدوین اور حفاظت کا سہرا بھی انہی کے سر رہا ہے۔

میدان جنگ میں بھی عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ نظر آتی ہیں۔ جہادی کوششوں میں حضرت ام عمارہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت عطیہؓ، حضرت ربیع بنت معوذؓ، حضرت صفیہؓ اور دیگر بے شمار خواتین شامل ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ دعوت و تبلیغ میں خواتین نے اتنا اہم کردار ادا کیا ہے کہ بہت سے جید صحابہ کرامؓ بھی خواتین کی دعوت سے متاثر ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوئے جن میں حضرت عمر فاروقؓ سرفہرست ہیں آپ اپنی بہن کی دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ حضرت عثمان غنیؓ سعدی بنت کریز کی دعوت پر ایمان لائے، حضرت عکرمہ بن ابی جہل اپنی بیوی ام حکیم کی کوشش سے دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت ام سلیم کا دعوتی کردار:

''الطبقات الکبریٰ'' میں ایک اور خاتون صحابیہ ام سلیم کی دعوت و تبلیغ کا جو انداز بیان ہوا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت طلحہؓ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے لیے ایک مشرک سے شادی کرنا درست نہیں اے ابوطلحہ! کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں کہ جن معبودوں کی آپ پرستش کرتے ہیں انہیں فلاں قبیلہ کے بڑھئی نے چھیل کر بنایا ہے اور اگر ان کو آگ میں جلاؤ تو جل کر راکھ ہوجائیں۔ مزید کہا کہ اگر آپ کلمہ پڑھ لیں تو میرے لیے آپ کا قبول اسلام ہی حق مہر ہے۔

حضرت زینبؓ بنت علیؓ کا دعوتی کردار:

اسی طرح حضرت زینب بنت علیؓ کا کردار کیسے بھلایا جاسکتا ہے جن کی تربیت آغوش مصطفیٰ ﷺ میں ہوئی تھی۔ آپ کاروان کربلا کی وہ باکمال و بے مثال معرکہ کربلا کے دل خراش اور روح کو زخمی کردینے والے ماحول میں، اسیران کربلا کے سفر کوفہ و شام میں ہر قدم اور ہر موڑ پر آپؓ کا کردار بلندی و عظمت کا حامل نظر آتا ہے۔ ہر مقام پر آپ دین مصطفوی ﷺ کی محافظت اور اشاعت و فروغ کے لیے سر بکف نظر آتی ہیں۔ سیدہ زینبؓ ہی وہ ہستی ہیں جو صرف ماں، بہن، بیٹی کے کردار کا نام نہیں بلکہ ایک ایسے مبلغ و داعی کے روپ میں جلوہ گر ہوتی ہیں جن کے لاتعداد کرداروں کو ایک سانچے میں ڈھالتے ہوئے دین حق کے فروغ و اشاعت اور سربلندی میں عورت کے کردار کی وضاحت کی ہے۔

دور حاضر میں خواتین کے دعوتی کردار کی ضرورت:

درج بالا تمام خواتین اور ان جیسی اور بے شمار داعی و مبلغین خواتین کے کردار آج کے دور میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بطور داعی و مبلغ عورت کا کردار پوری کائنات میں اہمیت کا حامل ہے لیکن نفاذ اسلام کے اس عمل کو اپنی ذات سے شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر خواتین صاحب علم و عمل ہوں اور قرآن کریم کی ابدی تعلیمات کو اپنی زندگی میں شامل کرلیں تو پھر معاشرے کو امام حسنؓ و حسینؓ، امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام الاولیاء سید عبدالقادر جیلانیؒ جیسے بیٹے نصیب ہوتے ہیں۔ آج کے پرفتن دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ خواتین اپنے علم و عمل میں نکھار پیدا کریں۔ اپنے کردار کو سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراءؓ کے اوصاف سے مزین کریں۔ اپنی شخصیت کو اسلام کی ابدی تعلیمات کے مطابق سنواریں۔ دعوت و تبلیغ کو اپنی ذات سے شروع کرکے پورے معاشرے میں پھیلائیں تاکہ ایک فلاحی اسلامی معاشرہ قائم ہو۔ نفاذ اسلام کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ ہمارا یقین روز آخرت پر ایسا ہو کہ اس کے اثر سے عملی زندگی تبدیل ہوکر رہ جائے کہ عصر حاضر میں خواتین میں اصلاح احوال کے جس مشن کو لے کر چل رہی ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس دور پرفتن میں اگر آج کی عورت اپنے دین و ایمان میں مضبوطی اور اپنے بچوں کی صحیح خطوط پر تربیت کرنا چاہتی ہے تو وہ اس عظیم مشن کا حصہ بن کر اسلام کی خدمت کرسکتی ہے۔ منہاج القرآن ویمن لیگ اپنے 31 ویں یوم تاسیس پر صدہا مبارکباد کی مستحق ہے۔

☆☆☆☆☆

خدمتِ دین اور تنظیمی استحکام

بنیادی کام پر توجہ مرکوز کرنا تنظیمی زندگی کا حسن ہے

دعوت و تبلیغ ہی قوموں کی زندگی میں راہِ نجات ہے

اللہ کا دین کسی فرد کی مدد کا محتاج نہیں

ہاجرہ قطب اعوان

خدمت دین کی توفیق محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم اور اس کے احسان کی وجہ سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ جس شخص سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اسے اپنے دین کے لیے منتخب فرمالیتا ہے۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ ہر نیکی کی توفیق اللہ رب العزت ہی عطا فرماتا ہے ورنہ از خود کوئی فرد کسی نیک کام کرنے کا مختار نہیں لہذا ہر وہ شخص جو اللہ کی رضا کی خاطر اس کے دین کے استحکام اور اس کی اقامت و احیاء کے لیے تگ و دو اور مجاہدہ کرتا ہے اسے یہ توفیق و صلاحیت بھی صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے دین کی خدمت سونپ دے تو یہ مت سمجھا جائے کہ اس اُس کا ذاتی کمال ہے۔ نہیں بلکہ یہ فقط اللہ کا کرم ہے وہ چاہے تو ابوجہل اور ابولہب جیسے قریشی سرداروں کو دھکے دے کر اپنی بارگاہ سے بے دین اور کافر کرکے نکال دے اور چاہے تو حبشہ سے ایک سیاہ فام غلام بلالؓ کو اٹھا کر امت کا سردار بنادے وہ چاہے تو منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کو جہنم رسید کردے اور چاہے تو فارس سے حضرت سلمان فارسیؓ کو لاکر مدینہ کے صحابہؓ میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ یہ فقط نگاہ لطف کے کرشمے ہیں اور چناؤ کی بات ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ يَجْتَبِيٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ.

''اللہ جسے (خود) چاہتا ہے اپنے حضور میں (قربِ خاص کے لیے) منتخب فرما لیتا ہے اور اپنی طرف (آنے کی) راہ دکھا دیتا ہے (ہر) اس شخص کو جو (اللہ کی طرف) قلبی رجوع کرتا ہے''۔ (الشوریٰ، ۴۲: ۱۳)

لہذا یہ حقیقت پختگی کے ساتھ ذہن نشین کرائی گئی کہ کسی بھی شخص کی کوششوں اور شبانہ روز محنتوں سے اگر دین کو تقویت ملے وہ جہاں بھی اللہ کا پیغام لے کر پہنچے اس کے ذہن میں کبھی یہ خیال نہ آئے کہ اللہ تعالیٰ کا دین (نعوذ باللہ) میری اس کوشش کا محتاج ہے یا میں اگر نہ رہا تو شاید یہ کام رک جائے اس آیت میں فرمایا: ''نہیں، نادان اگر تو یہ سوچتا ہے تو تیری نادانی ہے بلکہ میرا دین کبھی کسی شخص، مخصوص طبقے یا جماعت کی کوششوں کا محتاج نہیں ہوتا۔ میں جب چاہوں اور جس کو چاہوں توفیق عطا کردوں۔ تم اگر آج میرے دین کی خدمت سے کنارہ کشی اختیار کرلو گے تو اس سے میرے دین کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا البتہ تمہارا اپنا دنیوی و اخروی خسارہ ضرور ہوگا۔ میں چاہوں تو تمہارے کام چھوڑنے سے پہلے تم سے بہتر افراد پر مشتمل جماعت اس کام پر مامور کردوں۔

تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کا ایک ایسا شعبہ ہے جو اس وقت نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں خدمت دین کے لیے مربوط اور منظم نیٹ ورک رکھتی ہے۔ گزشتہ 31 سال سے منہاج القرآن ویمن لیگ علمی و عملی جدوجہد کے ذریعے مصطفوی مشن کا پیغام خواتین معاشرہ تک پہنچارہی ہے۔ خدمت دین اور دینی استحکام کے لیے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پوری دنیا میں تنظیمی نیٹ ورک قائم کیا جس کے درج ذیل مقاصد ہیں۔

۱۔ دعوت و تبلیغ کا ایسا مربوط نظام قائم کرنا جس سے دین کو معاشرے میں بطور نظام حیات متعارف کروایا جائے تاکہ دین مبین سے دوری کا خاتمہ ہوسکے اور خواتین کے کردار کی تشکیل ممکن ہوسکے۔ خواتین معاشرہ میں حقوق و فرائض کی ادائیگی کا شعور بھی پیدا کیا جاسکے تاکہ اصول مواخات و مساوات پر مبنی مثالی معاشرہ قائم ہوسکے۔

۲۔ اقامت دین کے لیے عوامی شعور کو بیدار کرنا اور عملی تڑپ پیدا کرنا تاکہ قوم میں دینی غیرت وحمیت اور قومی و ملی جذبہ حریت پیدا ہوسکے خواتین کو بطور انسان، شہری اور امتی معاشرہ کی تشکیل میں اپنا عملی کردار ادا کرنے کے لیے تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر متحد ہونے کی ترغیب دینا۔

خدمت دین میں تنظیمی استحکام کی اہمیت:

تنظیم مختلف افراد کو جمع کرکے ایسا مجموعہ بناتی ہے جن کے ذریعے وہ کام کیا جاسکے جو ہر فرد الگ الگ نہیں کرسکتا۔ نیز اس کے اندر اتنی قوت پیدا کرتی ہے جو صرف افراد کے مجموعے سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ تنظیم ایک جمع ایک کرکے صرف دو نہیں بناتی بلکہ گیارہ بناتی ہے۔ یہ صرف صلاحیتوں کو جمع نہیں کرتی بلکہ ان کو ملٹی پلائی کرتی ہے۔ ان کے اندر کئی گنا اضافہ کرتی ہے۔ یہ وہ کام ہے جو ایک تنظیم ہی کرسکتی ہے اگر چند افراد مل کر بھی کوئی کام سرانجام نہ دے سکیں اور دس افراد کی مجموعی قوت بھی پانچ یا دس افراد کے برابر رہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تنظیم غیر موثر اور غیر فعال ہے۔ جتنی پیش رفت مقصد کی طرف اور جتنی تیزی کے ساتھ ہو اتنی ہی تنظیم موثر ہوگی۔

تنظیم کو محض اس کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے قائم نہ کیا جائے بلکہ تنظیم کو مقصد کے حصول کا ذریعہ ہونا چاہیے۔ بسا اوقات تنظیمات جب پھیلنا شروع ہوتی ہیں تو وہ خود اپنی ہی جگہ پر مقصد بنانا شروع ہوجاتی ہیں اور یہ تصور ایک تنظیم کو جمود کی طرف لے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں وہ صلاحیت، محنت اور وقت جو مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے لگنا چاہیے تھا اس کا بیشتر حصہ تنظیم کو برقرار رکھنے کے لیے لگتا ہے۔ اگرچہ وسائل ناگزیر تقاضا ضرور ہیں مگر یہ اصل مقصد نہیں ہیں اور اگر یہ ایک حد سے بڑھ جائے تو تنظیم کی تاثیر کے اثر و نفوذ میں کمی آنا شروع ہوجاتی ہے۔

تنظیم کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے منظم اصول ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

۱۔ تنظیم کی توجہ اور ترجیح فقط استحکام پر مرکوز رہنی چاہیے تنظیم مستحکم ہوگی تو ورکنگ کو ایک سمت مہیا ہوگی وگرنہ تنظیمی سٹرکچر میں ٹوٹ پھوٹ غیر یقینی صورتحال کو جنم دیتی ہے اور اہداف کے حصول میں یکسوئی، تسلسل اور نتیجہ خیزی برقرار نہیں رہتی۔ یکسوئی کے بغیر دعوت و تربیت، اصلاحی و فلاحی کام تنظیم پر منتج نہیں ہوتے۔ یکسوئی سے اپنے عمل کو جاری رکھنا اور اصل کام پر توجہ مرکوز کرنا تنظیمی زندگی کا حسن ہے۔

۲۔ ورکنگ کو گذشتہ سے پیوستہ رکھنا اور تسلسل برقرار رکھنا تنظیمی نتائج کے لیے دوسرا سنہری اصول ہے۔ ورکنگ میں تسلسل کی کمی نتیجہ خیزی پیدا نہیں کرتی۔ تسلسل سے مراد ہے ہر عمل کو ہدف سے جوڑنا ہر بات کو مشن کے پیغام سے بدلنا، ہر کام کو نیکی و تقویٰ کے فروغ کے لیے کرنا، تعلیم حاصل کرتے ہوئے، انفرادی و اجتماعی تمام ذمہ داریوں کی انجام دہی کو مشن کے پیغام و فروغ اور تنظیمی نتائج سے جوڑنے کا نام تسلسل ہے۔

۳۔ اہداف مقرر کرنے کے بعد ناقدانہ جائزہ لیں کہ آپ کی حکمت عملی سے کیا نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ اگر وہ نتائج پیدا نہیں ہوئے جو آپ کی حکمت عملی کے نتیجے میں پیدا ہونا چاہئے تھا تو پھر آپ خود احتسابی کے ذریعے جائزہ لیں کہ کہیں آپ کی حکمت عملی تو غلط نہیں تھی۔ ناکامی کے اسباب کا کھوج لگائیں اور پھر اپنی حکمت عملی کو آگے بڑھائیں۔

۴۔ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے وقت کا تعین کریں کہ اتنے عرصے میں کام کو اس سطح تک لے جانا ہے اگر مطلوبہ نتائج مقررہ وقت میں حاصل کرلیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہدف کے حصول کا تعین درست کیا تھا لیکن اگر نتائج وہ پیدا نہیں ہوئے تو خود احتسابی کے ذریعے کھوج لگائیں۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی تنظیمات بلاشبہ خدمت دین اور اصلاحِ احوال میں نمایاں کردار ادا کررہی ہیں۔ تحریک منہاج القرآن نے تنظیمی استحکام پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے وژن 2025ء کے تناظر میں مثالی تنظیمات کا تصور دیا ہے۔ ☆☆☆☆☆

بچہ والدین کے پاس اللہ کی امانت ہے

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بچوں کی اچھی تربیت کریں

طفلانِ ملت کی تعلیم و تربیت، پرورش، نگہداشت ہماری اولین ذمہ داری ہے

بچوں کی مثالی تربیت کے لیے "ایگرز" ایک رول ماڈل پراجیکٹ ہے

ام کلثوم قمر

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَـٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جس پر سخت مزاج طاقتور فرشتے (مقرر) ہیں جو کسی بھی امر میں جس کا وہ انہیں حکم دیتا ہے اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کام سرانجام دیتے ہیں جسکا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

دین اسلام باقی ادیان سے یکسر مختلف اور امتیازی حیثیت اس لیے رکھتا ہے کے یہ آداب عبادت کے ساتھ ساتھ ہمیں آداب سیاست، معیشت اور معاشرت کے حوالے سے راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ آداب معاشرت اور اسکی بھی تفصیل میں زوجین کے حقوق ،والدین کے حقوق اور اولاد کے حقوق تک کو واضح کرتا ہے۔ یہ آیت مبارکہ اس بات کو واضح کرتی ہے کہ والدین کے لیے یہ ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت اس نہج پر کریں کہ وہ برے اعمال اور رب تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ سکیں کیونکہ بچے ہر معاشرے کی بنیاد اور انسانیت کا مستقبل ہیں لہٰذا ان کی تربیت میں تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھنا بے انتہا ضروری ہے۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی اولاد اور نسل نو کی تربیت کو مختلف جگہوں پر واضح کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں حضرت معاویہ ابی سفیان سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں کوئی بچہ ہو تو وہ اس کی اچھی تربیت کرے۔ اسی طرح ایک اور جگہ پر فرمایا: اپنی اولاد کے ساتھ نیک سلوک کرو اور انہیں آداب سکھاؤ۔ لہٰذا بچوں کی اچھی تربیت کرنا انہیں اچھا ذمہ دار اور مثالی فرد بنانا ہم سب کا نسب العین ہے۔

اسی ضمن میں امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ "بچہ والدین کے پاس اللہ کی امانت ہے اور اسکا دل ایک عمدہ اور صاف آئینہ کی مانند ہے جو بالفعل اگرچہ ہر قسم کے نقش وصورت سے خالی ہے لیکن ہر طرح کے نقش اثر کو قبول کرنے کی استعداد رکھتا ہے اسے جس چیز کی طرف چاہیں مائل کیا جا سکتا ہے چنانچہ اگر اس میں اچھی عادات پیدا کی جائیں اور اسے علم نافع پڑھایا جائے تو وہ عمدہ نشوونما پا کر دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کر لیتا ہے۔ یہ ایک کار خیر اور صدقہِ جاریہ ہے جس میں والدین، استاد اور مربی وغیرہ سب حصہ دار ہوتے ہیں لیکن اگر اس کی بری عادات کو صرف نظر کیا جائے اور اسے آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ بد اخلاق اور بد کردار ہو کر تباہ ہو جاتا ہے جس کا وبال اس کے ولی اور سرپرست کی گردن پر پڑھتا ہے"۔

بے شک بچے بنی نوح انسان کا مستقبل ہیں اور دیگر افراد معاشرہ کی طرح بچوں کا بھی اپنا اخلاقی اور معاشرتی درجہ ہے اسلام نے بچوں کو بھی وہی مقام دیا ہے جو انسانیت کے دیگر طبقات کو حاصل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بچوں کے ساتھ شفقت و محبت پر مبنی سلوک فرمایا وہ معاشرے میں بچوں کے مقام و مرتبہ کا عکاس ہے۔ اور ہمارے لیے مشعل راہ بھی ہے جیسا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ بچے کسی بھی معاشرے کا مستقبل اور بیش قدر سرمایہ ہیں ۔ اور جو قومیں اپنے مستقبل کی فکر نہیں کرتیں وہ کامیاب نہیں ہو پاتیں۔ پاکستان ایک عظیم فکر و نظریہ حالات اس نظریہ کی اصل عکاسی نہیں کرتی اور ایک متبادل نظریہ ہماری نئی نسل

میں منتقل ہو رہا ہے۔بچے لحظہ بہ لحظہ اسلام اور نظریہ پاکستان کی حقیقی روح سے دور ہوتے جارہے ہیں اور اس سے مکمل طور پر نہ آشنا ہونے کی وجہ سے تباہی اور بربادی کی طرف گامزن ہیں ۔

ان طفلان ملت کی اعلیٰ تربیت ،عمدہ تعلیم ،مناسب پرورش ،مہذب نگہداشت ہماری اولین ذمہ داری ہے۔المیہ یہ ہے کہ دنیا کی تمام آسائشات اور خواہشات پوری کرنے کے باوجود بھی ماں باپ اپنی اولاد کی شخصیت اس نہج پر نہیں ڈھال سکتے جس پر وہ چاہتے ہیں اور بچوں کے مستقبل کے حوالے سے فکر میں مبتلا ہیں اس فکر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے منہاج القرآن ویمن لیگ نے بچوں کی اخلاقی، دینی، فکری، نظریاتی تربیت کے لیے نظامت امور اطفال کے نام سے (Eagers) کی بنیاد رکھی۔نظامت امور اطفال کے بنیادی مقاصد آج کے دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کی دینی ،اخلاقی اور روحانی تربیت کا اہتمام کرنے میں محو ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے اندر حضور نبی کریم ﷺ کی شخصیت کو بطور نمونہ حیات بنانے کے لیے مختلف سرگرمیاں اور منصوبہ جات پر کام کر رہی ہے۔اسی طرح سے نسل نو میں قرآن،اہلِ بیت کی محبت، جذبہ حب الوطنی، بطور ذمہ دار شہری اپنے فرائض کا شعور پیدا کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اس خوبصورت، پرکشش، مکمل تعلیمی اور تربیتی عمل میں بچوں کے لیے جہاں پورے سال کے لیے ایک سرگرمی کیلنڈر ترتیب دیا جاتا ہے جس میں پورے سال میں ہونے والے تمام اہم تاریخی دینی اور ملکی شخصیات اور واقعات کو ایک نئے انداز سے نہ صرف منایا جاتا ہے بلکہ اس میں بچوں کے لیے سیکھنے کے مواقع بھی ہوتے ہیں تاکہ وہ اس ہستی یا واقعہ سے اپنی زندگی کے لیے کوئی پیغام سیکھ سکیں۔ آقا ﷺ کا فرمان ہے کہ! اپنے بچوں میں تین خوبیاں پیدا کرو میری (آقا کریم ﷺ) کی محبت، ان کی اہل بیت کی محبت اور قرآن سے رغبت"۔ اگر منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی شعبہ (ایگرز) نظامت امور اطفال کے بنیادی کام کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ تینوں پہلوؤں کو جتنے خوبصورت انداز میں اپنے بنیادی مقاصد میں شامل کیا ہوا ہے اس طرح کوئی بھی قومی یا بین الاقوامی تنظیم کام نہیں کر رہی۔ میلاد النبی ﷺ کی آمد سے پہلے میلاد کے مبارک مہینے کو بچوں کے لیے اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ وہ ان کے معصوم دلوں میں حضور ﷺ کی محبت کا باعث بھی بنتا ہے۔

اسی طرح رمضان اور محرم الحرام کو اس کے تمام تر تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا جاتا ہے تاکہ یہ مہینے اہلبیت اطہار کی محبت، قرآن اور رمضان کی رغبت کا ذریعہ بن سکیں۔ اسی طرح یوم پاکستان ،یوم آزادی، یوم دفاع کو منانے کی ترغیب دی جاتی ہے جس کے ذریعے بچوں میں جذبہ حب الوطنی کے جذبے میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ بچوں میں میں تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لیے اور تعلیمی قابلیت کو اور بڑھانے کے لیے گرمیوں اور سردیوں کے لیے (summer and winter camps کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے جو شخصیت سازی کرتا ہے اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ایگرز تعلیم و تربیت میں جدت، کردار سازی، تخلیقی صلاحیتوں کو بچوں میں پروان چڑھانے کے لیے "ایگرز سنڈے سکول سسٹم" کا آغاز کرچکی ہے جس کو پاکستان بھر میں بے حد پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ ایگرز سنڈے سکول کا منصوبہ خالصتا "تعلیم کے بنیادی مقاصد 3,c Confidence, character and Creativity کو بنیاد بناتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔جس میں اعتماد، کردار اور تخلیقی صلاحیتوں کے نکھارنے کا سبب بن رہا ہے۔اس میں غیر روائتی طریقہ تدریس اور مختلف سرگرمیوں کے ذریعے بچوں کو بنیادی اخلاقیات، حدیث، آرٹ، جسمانی سرگرمیوں کی کلاس، آج کا شعر بچوں میں تعلیم، تربیت اور کرادر سازی کو پروان چرھانے میں مصروف عمل ہے۔ یہ کلاسز نہ صرف لاہور بلکہ پورے پاکستان کے دور دراز کے علاقوں میں بھی نسل نو کو مستفید کر رہی ہے۔

کتب بینی شخصیت سازی میں جو کردار ادا کرتی ہے اس کی جگہ کوئی دوسری سرگرمی نہیں لے سکتی۔منہاج القرآن ویمن لیگ نے باقی پہلوؤں کی طرح اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا بلکہ امت مسلمہ کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے ماہانہ بنیادوں پر نسل نو کے مستقبل کی دلچسپیوں اور ضرورتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تربیتی رسالہ ترتیب دیا گیا ہے اور امید واثق ہے کہ تربیت کے اس سفر میں مددگار ثابت ہوگا۔

درج بالا سرگرمیاں اور منصوبہ جات منہاج القرآن ویمن لیگ کی جانب سے نسلِ نو کی تربیت کے لیے بہترین اقدام ہیں۔☆

میلاد النبی مہم 2019ء

3 ہزار محافلِ میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کا ریکارڈ

میلاد النبی ﷺ کی محافل کشمیر سمیت چاروں صوبوں میں منعقد کی گئیں

لاہور میں 5 سو، سنٹرل پنجاب میں 12 سو، شمالی پنجاب میں 7 سو، جنوبی پنجاب میں 5 سو، کشمیر میں 100
خیبر پختونخوا میں 150، سندھ میں 100 سیرت النبی ﷺ کانفرنسز منعقد ہوئیں

رپورٹ: انیلا الیاس

بحمدللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی بنیاد اس عقیدے پر استوار ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی بقاء و سلامتی کا راز محبت و غلامی رسول ﷺ میں مضمر ہے۔ آپ ﷺ کی محبت ہی اصل ایمان ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ آقا کریم ﷺ کی محبت کا ہر سو پرچار کیا جائے۔ عظیم عالمی تحریک، منہاج القرآن کا یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ اپنے قیام سے ہی امت مسلمہ کے اندر یہ شعور اجاگر کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ دنیا و آخرت کی کامیابی آقا دو جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجانے میں ہے۔ اس عظیم تحریک کا ہر کارکن اور رفیق سال بھر ہر لمحہ اس احسن عمل کی انجام دہی میں مصروف رہتا ہے لیکن جب ماہ میلاد النبی ﷺ کی آمد ہوتی ہے تو حضور ﷺ کی ذات مقدسہ اور تعلیمات عظمیٰ کے ساتھ عقیدت و محبت کا یہ اظہار اپنی انتہاؤں کو چھونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن آقا کریم ﷺ سے اپنی محبت کے اظہار اور لاکھوں کروڑوں دلوں کو اس محبت کی چنگاری سے بہرہ ور کرنے کے لیے ماہ میلاد النبی ﷺ کو نہایت ہی منظم انداز میں بڑے ذوق و محبت کے ساتھ مناتی ہے۔ کم و بیش ہر تحصیل میں ہزاروں خواتین شرکاء پر مشتمل محافل سالانہ پروگرامز کی صورت میں منعقد کی جاتی ہیں۔ یونین کونسلز، یونٹس اور ہزاروں گھروں میں بھی محافل انعقاد پذیر ہوتی ہیں۔

امسال ماہ ربیع الاول میں منہاج القرآن ویمن لیگ نے خواتین کو سیرت الرسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کروانے، عشق مصطفیٰ ﷺ کے فروغ اور میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے باطل عقائد کے رد کے لیے ملک بھر میں تقریباً 3000 محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین نے شرکت کی۔ الحمدللہ امسال منہاج القرآن ویمن لیگ نے نہایت منظم انداز میں ماہ میلاد النبی ﷺ میں ان محافل کا انعقاد کیا۔ زون وائز منعقدہ محافل میلاد النبی کی رپورٹ درج ذیل ہے:

لاہور زون:

لاہور زون میں 500 محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا جن میں 35 محافل میلاد النبی ﷺ میں مرکزی معلمات محترمہ انیلا الیاس، محترمہ نورین علوی، محترمہ ادیبہ شہزادی اور محترمہ اقراء مبین نے شرکت کرتے ہوئے خصوصی خطاب کئے۔

مذکورہ محافل میلاد النبی ﷺ کے ذریعے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین کو اس فکر کی دعوت دی گئی کہ بحیثیت مسلمان ہمارے ایمان کا مرکز و محور حضور اکرم ﷺ کی ذات ہونی چاہئے یہی ہماری اخروی و دنیوی فلاح کا باعث ہے۔

سینٹرل پنجاب:

لاہور زون کے بعد صوبہ پنجاب کا اہم زون سینٹرل پنجاب ہے سینٹرل پنجاب کے 14 اضلاع اور 80 تحصیلات میں تحصیلی تنظیمات نے تقریباً 1200 محافل میلاد کا انعقاد کیا جن میں تقریباً 30 محافل میں مرکزی معلمات نے خصوصی خطاب کیے۔ ان میں پاکپتن میں محترمہ فرح ناز (صدر منہاج القرآن ویمن لیگ)، دیپالپور اور مرید کے میں محترمہ

سدرہ کرامت (ناظمہ ویمن لیگ) اور منڈی بہاؤالدین، علی پور چٹھہ، ڈسکہ، کنجاہ، شیخوپورہ، کامونکی، سید والا، پیچہ وطنی، احمد پور سیال، منڈی شاہ جیونہ اور فیصل آباد میں محترمہ انیلا الیاس ڈوگر (مرکزی ناظمہ دعوت و تربیت)، گوجرانوالہ اور شور کوٹ میں محترمہ صائمہ نور (مرکزی کوآرڈینیٹر کورسز) جبکہ علی پور چٹھہ، خانقاہ ڈوگراں میں محترمہ ادیبہ شہزادی (زونل ناظمہ جنوبی پنجاب)، سید والا میں ایک دوسرے پروگرام میں محترمہ کلثوم قمر، منڈی بہاؤالدین، سیالکوٹ اور پیچہ وطنی میں محترمہ عائشہ شبیر (سینئر رہنما ویمن لیگ)، فاروق آباد میں محترمہ نوری علوی، جلال پور جٹاں میں محترمہ سحر عنبرین اور احمد پور سیال میں محترمہ اقراء مبین، ضلع فیصل آباد کی تحصیلات میں محترمہ کلثوم ہدایت نے میلاد ریلیز اور جلسہ جات کا انعقاد کیا۔ گوجرانوالہ میں نائب صدر ویمن لیگ محترمہ راضیہ نوید، شیخوپورہ میں محترمہ عائشہ مبشر، ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تحصیلات میں محترمہ حافظہ سرفراز، ضلع اوکاڑہ میں محترمہ زریں قادری نے خطابات کئے۔ مذکورہ معلمات نے اپنے خطابات میں حضور اکرم ﷺ کی سیرت کو اپنے عمل کردار میں ڈھالنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ بحیثیت مسلمان ایمان ہماری بقا حضور اکرم ﷺ سے عشق میں پوشیدہ ہے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنی زندگیوں کو عشق مصطفیٰ ﷺ سے منور کریں۔

شمالی پنجاب:

شمالی پنجاب میں الحمدللہ تقریباً 700 محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا جن میں مرکزی معلمات میں اسلام آباد اور سرگودھا میں محترمہ فرح ناز، چکوال میں محترمہ سدرہ کرامت، جہلم میں محترمہ عائشہ شبیر، پنڈ دادنخان میں محترمہ ادیبہ شہزادی اور صائمہ نور نے خطابات کیے۔ ان محافل میلاد النبی ﷺ کی خصوصیت یہ تھی کہ ان کے ذریعے بڑی تعداد میں نئی خواتین تحریک منہاج القرآن کی فکر سے روشناس ہوئیں۔ ضلع اسلام آباد کی تحصیلات میں ضلعی اور تحصیلی صدور و ناظمات، ضلع سرگودھا اور تحصیل چکوال کی ٹیم کی کاوشیں قابل ستائش ہیں۔

جنوبی پنجاب:

جنوبی پنجاب کی 15 تحصیلات میں 500 محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا جس میں مرکز سے لودھراں میں محترمہ سدرہ کرامت جبکہ وہاڑی، دنیاپور، ڈاہرانوالہ، ڈی جی خان میں محترمہ ادیبہ شہزادی نے شرکت اور خطابات کیا۔ جنوبی پنجاب کے علاقہ جات جہاں خواتین بہ نسبت دیگر علاقوں کے کم تعداد میں شرکت کرتی ہیں وہاں پر ان محافل میلاد النبی ﷺ میں خواتین کی کثیر تعداد میں شرکت بلاشبہ منہاج القرآن ویمن لیگ کے منظّم تنظیمی نیٹ ورک کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بالخصوص محترمہ ارشاد منظور، محترمہ انسیٰ دلشاد اور محترمہ نورین صاحبہ کی کاوشیں صد ستائش ہیں۔

کشمیر:

کشمیر میں تقریباً 100 محافل میلاد کا انعقاد کیا گیا جن میں اسلام گڑھ میں محترمہ فرح ناز، مظفر آباد میں محترمہ سدرہ کرامت، میر پور میں انیلا الیاس، راولا کوٹ میں محترمہ ادیبہ شہزادی اور مری میں محترمہ عذرا اکبر نے سیرۃ النبی ﷺ کانفرنسز میں شرکت کی اور کوٹلی ستیاں میں محترمہ راضیہ نوید نے خطاب کیا۔ پلندری میں محترمہ شکیلہ عظیم نے خطاب کیا۔

سندھ، KPK:

امسال KPK میں تقریباً 150 محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا جن میں پشاور میں عظیم الشان سیرۃ النبی کانفرنس میں محترمہ فرح ناز نے خصوصی شرکت اور خطاب کیا۔ سندھ میں محترمہ نسرین مصطفوی نے درجنوں محافل میلاد النبی ﷺ میں شرکت اور خطاب کیا۔ علاوہ ازیں کراچی میں تقریباً 100 محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔

مذکورہ پروگرامز میں خواتین کی تعداد نے یہ بات واضح کردی کہ عشق مصطفیٰ ﷺ کے فروغ اور معاشرے میں میلاد النبی کو بطور کلچر متعارف کروانے کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ کی کاوشیں بے مثال ہیں۔

ان محافل میلاد النبی ﷺ کے ذریعے تقریباً 1 لاکھ خواتین تک اصلاح احوال امت، تجدید و احیائے دین اور ترویج و اقامت اسلام کے مقاصد پر مبنی تحریک منہاج القرآن کا پیغام پہنچایا گیا اور خواتین میں کتاب کے کلچر کو فروغ دینے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 2 ہزار کتب کی نمائش و فروخت ہوئی۔ ☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیرِ اہتمام منعقدہ سیرت النبی ﷺ کانفرنسز کی تصویری جھلکیاں

محترمہ فرح ناز (مرکزی صدر MWL) کا اسلام آباد اور سرگودھا میں سیرت النبی ﷺ کانفرنسز سے خطاب

محترمہ سدرہ کرامت (مرکزی ناظمہ MWL) کا چکوال، مرید کے، لودھراں اور مظفر آباد میں سیرت النبی ﷺ کانفرنسز سے خطاب

محترمہ انیلا الیاس (مرکزی ناظمہ دعوت و تربیت) کا شیخوپورہ، کامونکی اور ڈسکہ میں سیرت النبی ﷺ کانفرنسز سے خطاب

محترمہ عائشہ مبشر (زونل ناظمہ سنٹرل پنجاب) کا مسقط، سلالہ اور نوشہرہ ورکاں میں سیرت النبی ﷺ کانفرنسز سے خطاب

محترمہ ادیبہ شہزادی (زونل ناظمہ جنوبی پنجاب) ڈی۔جی خان میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، اسی کے دوران محترمہ اقراء مبین (ڈپٹی ڈائریکٹر الہدایہ) بھی موجود ہیں

محترمہ اقراء مبین (ڈپٹی ڈائریکٹر الہدایہ) احمد پور سیال میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے

محترمہ عائشہ شبیر (سینئر رہنما) کا جہلم میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس سے خطاب

منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور PP-167 کے زیراہتمام منعقدہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا خصوصی خطاب

منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی فورم ایگرز کے زیراہتمام پاکستان بھر میں منعقدہ سیرت النبی ﷺ کانفرنسز

MSM SISTERS کے زیراہتمام گوجرانوالہ اور کراچی میں منعقدہ دانش کدہ سیمینارز

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
JAN-2020
LAHORE
Regd CPL No.45

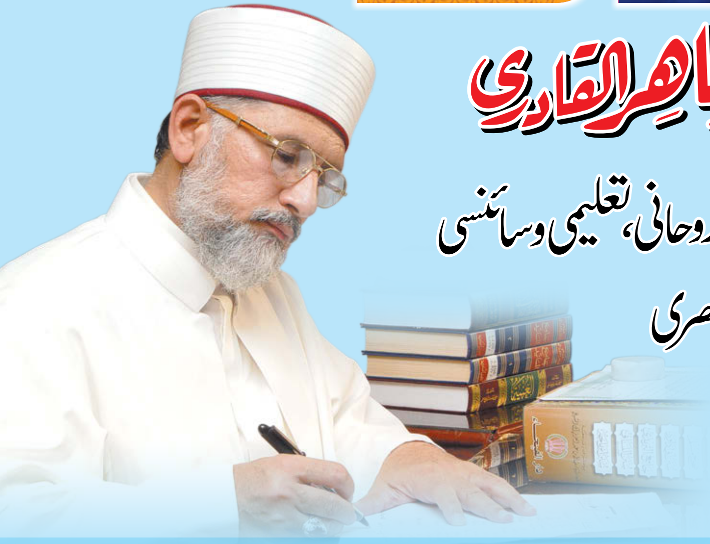

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کی اسلام کے علمی و عملی، اخلاقی و روحانی، تعلیمی و سائنسی
فقہی و قانونی، انقلابی و فکری اور عصری
موضوعات پر 596 کتب